عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ۔ شمارہ ۴۵

...ضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک کہانی

مجلس کے زیر اہتمام چھٹے انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی مقابلہ کا اعلان کر دیا گیا

...ان المبارک کے آداب و حقوق

...یوں سے چند سوالات

مباہلہ کا حقیقی رُخ

حکومت اور آٹھویں ترمیم

DECISION OF DIVINE COURT

MIRZA QADIANI WAS A LIAR

RESPECTED READERS:

'Mubahala' means that two parties come out together in the open, facing each other, to present their case in the court of Allah, the Exalted, and invoke Him for seeking His decision as to who is truthful and who is a liar.

THEREFORE: (1) Mirza Ghulam Ahmad Qadiani conducted a 'Mubahala' face to face, with Maulana Abdul Haq Ghaznavi, (Allah's mercy on him) in Eidgah Ground of Amritsar on Zeeqadah 10, 1310 A.H.

(Majmuai-Ishtiharat Mirza Qadiani, Vol. 1, p. 427).

(2) Maulana Abdul Haq Ghaznavi's 'Mubahala' was on this issue that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani including all his believers were Kafir, liars, impostors and faithless.

(Majmuai-Ishtiharat Mirza Qadiani, Vol. 1, p. 425)

(3) Mirza Ghulam Ahmad Qadiani had said on Oct. 2, 1907 (7 months, 24 days before his death) that "the liar among the participants in a 'Mubahala' dies during the the lifetime of the truthful'.

(Malfuzate Mirza Ghulam Ahmad Qadiani Vol. 9, p. 440)

(4) Mirza Ghulam Ahmad Qadiani died during the lifetime of Maulana Abdul Haq Ghaznavi on May 26, 1908, whereas Maulana Sahib (Allah's mercy upon him) expired after 9 years, on May 16, 1917.

(Rais-e-Qadian, Vol. 2, p.192)

RESPECTED READERS:

Mirza Qadiani's death during Maulana Ghaznavi's life, as a consequence of 'Mubahala', is an unqualified decision of the Divine Court. The result is crystal clear: Mirza Qadiani was an arch-liar and those who believe in him are a bunch of Kafir, apostates, pretenders and dualist-infidels. If Mirza Qadiani and his Qadiani group have any faith in the Divine decision then they are duty bound to accept this decision and proclaim Mirza Qadiani, the one-eyed impostor, as the Arch-liar and to renounce Qadianism, otherwise the world will be bound to consider Mirza Tahir and all the Qadianis as atheists who have no faith in Allah.

To believe in a false prophet is to become a log of Hell. Muslim brethren should endeavour to save every Qadiani from falling into infernal fire.

Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

LONDON OFFICE:	HEAD OFFICE:	KARACHI:	ISLAMABAD:	LAHORE:
35, Stockwell Green London SW9 9HZ U.K. Tel: 01-737-8199	Hazuri Bagh Road, Multan, Pakistan Tel: (061) 40978 43338-73341	Jama Masjid Babur Rehmat Trust Old Numaish, M.A. Jinnah Road, Karachi-3, Pakistan Tel: (021) 711671	1159/G-6/1-3 Islamabad, Pakistan Tel: (051) 829186	Opp. Shah Mohammad Ghous Outside Dehli Gate, Tel: (042) 53433

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوة
انٹرنیشنل

جلد ۷ | ۵ تا ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ ۱۳ تا ۱۸ اپریل ۱۹۸۹ء | شمارہ ۴۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف
گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ——— قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ——— دین محمد فریدی
جھنگ ——— غلام حسین
ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی
پشاور ——— مولانا نورالحق نور
لاہور ——— مولانا کریم بخش
مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد
لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ——— محمد متین خالد
ملتان ——— عطاء الرحمان
سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ——— نذیر احمد بلوچ
گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———
امریکہ ——— چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ——— عامر رشید
ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب احمد
لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمود یوسف
باربڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U,K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے ——— ششماہی -/۸۰ روپے
سہ ماہی -/۴۵ روپے ——— فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

القرآن

اے ایمان والو ! تم پر روزہ فرض کیا گیا۔
جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس
توقع پر کہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ۔
(پ۲ ع ۷)

الحدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان کا (صرف) ایک روزہ (قصداً) بغیر شرعی عذر کے نہ رکھے تو اس کا بدلہ تمام عمر روزے رکھنے سے بھی نہیں ہو سکتا۔
(بخاری، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا !
میں سویا ہوا تھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے دونوں طرف سے میرے بازوؤں کو تھام لیا اور ایک نہایت دشوار گزار پہاڑ کی طرف مجھے لے چلے۔ دونوں نے مجھ سے کہا، چڑھو! میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، ان میں سے ایک نے کہا ہم تمہاری مدد کریں گے، میں چڑھنے لگا۔ جب میں پہاڑ کے وسط میں پہنچا تو میں نے نہایت ہی تیز تیز آوازیں سنیں۔ میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں۔ انہوں نے کہا یہ دوزخیوں کی کتوں جیسی بھونکنے کی آوازیں ہیں پھر وہ مجھے آگے لے چلے اچانک میرے سامنے کچھ لوگ اپنی ایڑیوں (پٹھوں) کے بل لٹکے ہوئے تھے ان کے جبڑے چرے ہوئے تھے اور ان جبڑوں سے خون بہہ رہا تھا میں نے ان سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو افطار کی اجازت سے پہلے ہی کھا پی لیا کرتے تھے۔ (جب چند گھڑی پہلے کھانے والوں کی سزا یہ ہے تو بھلا ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو بلا عذر روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور رمضان کا احترام اور حکم خداوندی کا پاس لحاظ بھی نہیں رکھتے۔)

تحفظ ختم نبوت کا سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۸۹ء تحفظ ختم نبوت کا سال ہے۔
علماء کرام خطباء حضرات اور عامۃ المسلمین قادیانیت کا بھرپور تعاقب کریں۔

آٹھویں ترمیم

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کی آٹھویں ترمیم سے متعلق درج ذیل تحریر ان کے زیر ادارت ماہنامہ البلاغ میں شائع ہو چکی ہے۔ تحریر کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر البلاغ کے شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔ ———— (ادارہ)

نئی حکومت کو برسر اقتدار آئے ہوئے اب تین مہینے ہو رہے ہیں، لیکن محسوس کچھ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے حکومت کی بیشتر توجہ ملک سے زیادہ برسر اقتدار جماعت کو حاصل ہے۔ کوئی جماعت جب تک اقتدار سے باہر ہو اس وقت تک اگر اس کی سوچ اپنی جماعت کی حد تک محدود ہو تو کسی حد تک اس کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے، لیکن جب اس کے ہاتھ میں ملک کی باگ ڈور آ جائے، اور پورے ملک و قوم کی ذمہ داری اس کے کاندھوں پر ہو تب بھی محض ایک جماعت کے مفادات کے دائرے میں رہ کر سوچنا انتہائی تنگ نظری کی بات ہے اب اسے جماعت سے بلند ہو کر بحیثیت مجموعی پورے ملک کے مفادات کو مد نظر رکھ کر سوچنا چاہیے۔

لیکن جو صورت حال اس وقت تک سامنے آئی ہے اس میں نظر یہ آتا ہے کہ ملک کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ جہاں برسر اقتدار جماعت کے اقتدار و اختیار میں کوئی کمی ہو اسے دور کیا جائے۔ چنانچہ اس وقت ایسا لگتا ہے کہ حکومت کی ساری توجہ اسی جماعتی سیاست پر صرف ہو رہی ہے۔

اسی ذہنیت کا ایک ثمرہ یہ ہے کہ دستور کی آٹھویں ترمیم کے بارے میں ایسی فضا بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ گویا ملک میں پائی جانے والی ساری خرابیوں کی جڑ یہی ترمیم ہے، اور اجمالی طور پر اس ترمیم کو برا بھلا کہہ کر عوام کے ذہنوں میں یہ تاثر بٹھانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس ترمیم کی موجودگی میں حکومت کے لیے کوئی مثبت اور اصلاحی قدم اٹھانا ممکن ہی نہیں ہے۔ تاکہ جو لوگ بیچارے آٹھویں ترمیم کے مفہوم اور مضمرات سے واقف نہیں ہیں، اور نہ یہ جانتے ہیں کہ یہ ترمیم ایک منتخب اسمبلی نے منظور کی تھی اس ترمیم کو حکومت کی بے عملی کا جائز عذر قرار دے سکیں، اور یہ سوچ کر خاموش ہو جائیں کہ ایک ہاتھ پاؤں کٹی ہوئی حکومت اگر عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کچھ نہیں کر سکی تو اس کی ذمہ داری اس معصوم پر نہیں، بلکہ اس گردن زدنی سابقہ حکومت پہ عائد ہوتی ہے جو ڈنڈے کے زور پر یہ ترمیم ملک پر مسلط کر گئی۔

واقعہ یہ ہے کہ "آٹھویں ترمیم" دستور کی کسی ایک دفعہ کا نام نہیں ہے اور نہ اس کا تعلق دستور کی صرف دو ایک دفعات سے ہے، یہ دستور کی بہت سی ترمیمات کا مجموعہ ہے جس کا تعلق ملک کے سیاسی اور انتظامی ڈھانچے سے بھی ہے اور ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ سے بھی۔ اس ترمیم کو برقرار رکھنا یا منسوخ کرنا ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے ملک کے سیاسی اور اسلامی مستقبل پر دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں، لہٰذا ایسا مسئلہ نہیں ہے جسے کوئی جماعت اس بنیاد پر طے کرے کہ اس کے مفادات کے لیے بحالات موجودہ کون سی صورت زیادہ مناسب ہے؟ یا جس کا فیصلہ نفرت اور انتقام کی جذباتی فضا میں کیا جائے۔ دراصل یہ مسئلہ سنجیدہ غور و فکر کا متقاضی ہے جسے کسی ایک جماعت کی مفادات کی بنیاد پر نہیں، بلکہ ملک کے وسیع تر مفاد کے پس منظر میں حل ہونا چاہیے۔

دستور ملک کی بنیادی دستاویز ضرور ہوتی ہے، لیکن یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جس میں بدلتے ہوئے حالات میں ترمیم نہ ہو سکے۔ نہ اس کی کسی بات کو حرفِ آخر کہہ کر وحی کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔ دستور میں ترمیم کا عمل جاری رہ سکتا ہے، اور خود آئین میں اس کا طریق کار متعین کر دیا گیا ہے۔ آٹھویں ترمیم بھی کوئی ایسی مقدس چیز نہیں

ہے جسے بدلا نہ جاسکے۔ اس میں یقیناً خامیاں ہوسکتی ہیں جن کی اصلاح ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ ضرور کرنی چاہیے لیکن ساتھ ہی وہ کوئی ایسی ناپاک چیز بھی نہیں ہے کہ جس کا نام سنتے ہی سب و شتم کی بوچھاڑ شروع کردی جائے اور جس کی تمام باتوں کو ایک سانس میں ناقابل قبول کہہ کر مسترد کردیا جائے۔

اگر حکومت اس آٹھویں ترمیم کو پسند نہیں کرتی تو اس کو واضح انداز میں بتانا چاہیے کہ اس کا کون سا حصہ اس کی نگاہ میں غلط ہے؟ اور اس کے غلط ہونے کے دلائل کیا ہیں؟ لیکن عجیب بات ہے کہ اب تک حکومت کے حلقوں کی طرف سے اس کی کسی متعین خرابی کی مدلل نشاندہی نہیں کی گئی اس کی بجائے اجمالی طور پر اس کے خلاف مجموعی مہم شروع کردی گئی ہے۔

جیسا کہ ہم نے ابھی عرض کیا، آٹھویں ترمیم آئین کی بہت سی دفعات پر مشتمل ہے، اور اس کا بیشتر حصہ وہ ہے جس کا تعلق ملک کے انتظامی ڈھانچے سے ہے۔ اور اس میں صدر اور وزیر اعظم کے درمیان توازنِ اختیارات کا مسئلہ بھی شامل ہے۔ یہ مسئلہ نہایت نازک اور حساس مسئلہ ہے جسے ماضی کے تجربات کی روشنی میں پوری سوجھ بوجھ کے ساتھ حل کرنے کی ضرورت ہے اور اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ حکومت اس مسئلے کے بارے میں اپنی تجاویز واضح انداز میں مرتب کرکے ان پر ملک بھر کے اہلِ دانش کو اظہار کی دعوت دے اور ملک کے مختلف حلقہ ہائے خیال کے ساتھ مذاکرات کے بعد اس پر ممکنہ حد تک اتفاقِ رائے سے کوئی مؤقف اختیار کیا جائے۔

لیکن آٹھویں ترمیم کی ایک اہم خصوصیت اس کا وہ حصہ ہے جس نے بہت سے اسلامی اقدامات کو آئینی تحفظ فراہم کیا ہے۔ خاص طور پر ان اقدامات میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں۔

۱۔ قراردادِ مقاصد کو آئین کا مؤثر حصہ قرار دینا۔

اس اقدام سے پہلے دستور کے دیباچے میں قراردادِ مقاصد کی حیثیت محض ایک خالی دستاویز کی تھی جس کا کوئی قانونی اثر نہیں تھا۔ اس اقدام کے ذریعے اسے دستور کا ایک مؤثر حصہ قرار دیا گیا، اور اس کی بنیاد پر بعض اعلیٰ عدالتوں نے غیر اسلامی قوانین کو کالعدم قرار دینے کا سلسلہ شروع کیا۔

۲۔ پارلیمنٹ کے ارکان کے لیے معیارِ اہلیت کا تعین۔

اس سے پہلے پارلیمنٹ کے ارکان کے لیے کوئی خاص شرائط اہلیت دستور میں موجود نہیں تھیں اس اقدام کے ذریعے یہ شرائط پہلی بار دستور میں شامل ہوئیں۔

۳۔ جداگانہ طریقِ انتخاب۔

۱۹۷۳ء کے اصل دستور میں مخلوط طریقۂ انتخاب اختیار کیا گیا تھا جس کے تحت غیر مسلموں کے ووٹ سے مسلمان اور مسلمانوں کے ووٹ سے غیر مسلم امیدوار منتخب ہوسکتے تھے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ بعض امیدوار غیر مسلموں کے ووٹوں کے دباؤ میں آکر ایسے اعلانات یا اقدامات پر مجبور ہوتے تھے جو اسلامی مفادات کے خلاف ہوں اس اقدام کے ذریعے یہ طریقہ ختم کرکے غیر مسلموں کی نشستیں الگ کردی گئیں اور ان کا انتخاب بھی غیر مسلم ہی کرتے ہیں اور مسلمانوں کے انتخاب پر غیر مسلم اثر انداز نہیں ہوسکتے۔

۴۔ وفاقی شرعی عدالت کا قیام۔

اس اقدام کے ذریعے وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کی شریعت اپیلیٹ بنچ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۵۔ اسلامی قوانین۔

اس کے علاوہ اس ترمیم کے ذریعے ان اسلامی قوانین کو بھی تحفظ دیا گیا ہے جو مارشل لاء کے دور میں نافذ ہوئے جن میں حدود آرڈی ننس، زکوٰۃ و عشر آرڈی ننس، قادیانیوں کے لیے اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی کا آرڈی ننس، مضاربہ آرڈی ننس، جامعہ اسلامیہ اسلام آباد کے قیام کا آرڈی ننس وغیرہ شامل ہیں۔

اگر آٹھویں ترمیم کو یک لخت منسوخ کردیا جائے تو ان تمام دستوری اقدامات اور قوانین کا آئینی تحفظ بیک جنبشِ قلم ختم ہوجائے گا۔ لہٰذا آٹھویں ترمیم پر غور کرتے ہوئے ضروری ہے کہ ان تمام اقدامات کا صرف یہ کہ تحفظ برقرار رکھا جائے، بلکہ ان کو عملاً مزید مؤثر اور مستحکم بنایا جائے۔

ان میں بہت سے اقدامات ایسے ہیں جن میں عملی نقطۂ نظر سے بعض خامیاں بھی تھیں اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان خامیوں کو دور کرکے ان کو عملاً مؤثر بنایا جائے نہ یہ کہ انہیں سرے سے ختم کر دیا جائے۔

اب اگر آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کے پردے میں ان تمام اقدامات پر پانی پھیر دیا گیا تو یہ ملک وقوم کے ساتھ انتہا درجے کا فریب اور زیادتی ہوگی۔

افسوس کہ نفاذ شریعت آرڈی ننس کو حکومت نے مقررہ وقت میں اسمبلی میں پیش نہیں کیا اور اس کے نتیجے میں چار ماہ کی مدت گزرنے پر وہ خود بخود بے اثر ہوگیا۔ بہت سے حضرات کے خیال میں یہ آرڈی ننس نفاذ شریعت کے لیے ناکافی تھا۔ لیکن اس ناکافی ہونے کا نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ اسے مزید مؤثر بنا کر پائیدار طریقے سے نافذ کیا جائے لیکن حکومت نے اس کو اسمبلی میں زیر بحث نہ لاکر اسے اس طرح خاموشی سے ختم کر دیا کہ بہت کم لوگوں کو اس کا علم ہوگا۔

بعینہٖ اسی طرح لادینی حلقوں کی پوری کوشش یہ ہے کہ مذکورہ بالا اسلامی اقدامات کو الگ الگ زیر بحث لاکر انہیں ختم کرنے کی بدنامی مول لینے کی بجائے آٹھویں ترمیم کے خلاف اجمالی طور سے ایسی مہم چلائی کہ اس ترمیم کو محض ایک "آمرانہ اقدام" قرار دیکر اسے بیک جنبش قلم کر دیا جائے اور اس کے نتیجے میں مذکورہ بالا اقدامات خود بخود بے اثر ہو جائیں۔

افسوس ہے کہ بعض وہ جماعتیں جو دینی کہلاتی ہیں، لیکن جن کا عمل یہ بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک ملک میں شریعت کا نفاذ سب سے زیادہ غیر اہم معاملہ ہے۔ اور اصل اہمیت برطانیہ کی پارلیمانی روایات کے نفاذ کو حاصل ہے، وہ بھی آٹھویں ترمیم کے بارے میں لادینی حلقوں کی ہم آواز ہو کر اسے کسی تحفظ یا تفریق کے بغیر ختم کرنے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اور اگر ان کی توجہ مذکورہ اسلامی اقدامات کی طرف دلائی جاتی ہے تو وہ ان کی خامیوں کو گنوانا شروع کر دیتی ہیں حالانکہ خامیوں کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں دور کرکے مذکورہ بالا اقدامات کو اور مستحکم بنایا جائے نہ یہ کہ ان کو جڑ مول ہی سے ختم کرکے دستور سے اسلام کے رہے سہے نشانات کو بھی مٹا دیا جائے۔

لہٰذا تمام پاکستانی مسلمانوں کا عموماً اور پارلیمنٹ کے ارکان کا خصوصاً یہ فرض ہے کہ آٹھویں ترمیم کے مسئلہ کو ضد، عناد، نفرت اور انتقام کے جذبات کی بجائے سنجیدگی اور توازن کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں اور اس بات پر کڑی نگاہ رکھیں کہ اس ترمیم کی منسوخی کو دستور کی ان اسلامی خصوصیات کے ختم کرنے کا بہانہ نہ بنالیا جائے جو سالہا سال کے مطالبے کے بعد دستور میں شامل ہوئی ہیں۔

قادیانی جشن پر پابندی ——— پنجاب حکومت کا مستحسن اقدام

وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس اہم اجلاس میں دیگر اعلیٰ سرکاری حکام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے بھی شرکت کی۔

قادیانیوں نے اپنے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کے حکم پر ربوہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے متوازی مرزا قادیانی کی فرنگی نبوت کا جشن منانے کا اعلان کیا تھا۔ ایک مسلمان مملکت میں اتنے بڑے پیمانہ پر ایک بڑے جشن کی تیاریاں اہل ایمان کے لیے انتہائی تشویش ناک و اضطراب کا باعث تھیں کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی حیثیت ایک دجال، مرتد، زندیق و واجب القتل ہونے کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور قادیانی اسی دشمن اسلام، برطانوی سامراج کے نمک حلال اور غدار ملت کو خراج پیش کرنے چلے تھے کہ جس نے چودہویں صدی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے اور امت کے شیرازہ کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔

۱۹۷۴ء کی ترمیم سے اقلیت قرار دیئے جانے اور پھر ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی موجودگی کے باوجود مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا قادیانیوں کے پاس کیا جواز تھا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی ہونے والی اس کھلی خلاف ورزی پر قادیانیوں کا اس قدر اہتمام و اکرام مسلمانوں

میں اشتعال پیدا کرنے اور امن وامان کا مسئلہ بن جانے کا موجب بن سکتا تھا۔ کیونکہ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان ہونے کے باعث ہر خطہ اور مکتبۂ فکر کے مسلمان، قادیانی ناسور کی جلن کو یکساں طور پر محسوس کرتے ہیں اور اس طرح جشنِ ربوہ کے مضمرات نہ صرف ربوہ یا اس کے قرب وجوار میں بلکہ اس کے اثرات بد ملک بھر کے گلی کوچے اور گوشے گوشے میں پہنچ جاتے۔

بہر حال ہم حکومتِ پنجاب کے اس مستحسن اقدام پر مشکور ہیں جس نے مسلمانوں کے احساسات وجذبات کا احترام کیا عوامی رائے کو خاطر میں لاکر بروقت اقدام اٹھایا اور امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونے نہیں دیا۔ ہم وفاقی حکومت اور دیگر صوبائی حکومتوں سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر خلوصِ دل سے مؤثر عمل درآمد کرائیں گی۔

افادات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

اکابر کا علمی انہماک

عبدالغفور متعلم دارالعلوم، بری بریڈ فورڈ، انگلینڈ

علم نافع کیلئے دس اصول

(۱) سبق کی غیر حاضری میرے یہاں سخت ترین جرم تھا۔ میری حاضری کے رجسٹر اس زمانے کے موجود ہیں۔ سالوں کے درمیان میں (ب) بیماری کی تو ملے گی یا (ر) رخصت کی۔ لیکن غیر حاضری کا برسوں میں بھی تلاش سے مشکل سے ملے گا۔

ہمارے مدرسے کے مدرس دوم مولانا منظور احمد خان صاحب نور اللہ مرقدہ بہت ہی رحمدل، بہت ہی متواضع تھے۔ ان کے رجسٹروں میں (غ) بہت ملتا تھا۔ اور ان کا خاص مقولہ جو بار بار انہوں نے مختلف سالوں میں طلباء سے کہا کہ زکریا کے سبق میں حاضری کا کوئی ثواب نہیں وہ تو ڈر کے مارے ہے۔ ثواب میرے یہاں کی حاضری میں ہے چونکہ اکابر کا مجھ سیہ کار پر اعتماد بھی تھا اس لیے میری بے جا حرکتوں پر اکابر کی طرف سے وارد گیر نہیں ہوتی تھی۔ میرے یہاں جو طالب علم اس زمانے میں غیر حاضر ہوتا تو میں اس سے دوسرے دن کہہ دیتا کہ میں نے تمہارا نام ابوداؤد شریف، یا بخاری شریف میں سے کاٹ دیا ہے۔ بجائے اس کے کہ میں آپ کی شکایت مہتمم صاحب کے یہاں غیر حاضری کی۔ اب تم مہتمم صاحب کے یہاں میری شکایت جا کر کریں کہ اس نے بغیر حکم اہتمام کے میرا نام کتاب میں سے کاٹ دیا ہے۔ اب آپ دوبارہ مہتمم صاحب کا حکم لائیے کہ آپ کا نام دوبارہ کتاب میں داخل کر دوں۔ میں آپ کا نام کاٹ چکا ہوں۔

(۲) صف بندی کا اہتمام نماز کی صفوف کی طرح سے کسی کا آگے بیٹھنا کسی کا پیچھے بیٹھنا بے ترتیب بیٹھنا اس سیہ کار کو بہت گراں گزرتا تھا۔

(۳) وضع قطع کے اوپر بھی اس سیہ کار کو بہت ہی زیادہ شدت سے اہتمام رہتا تھا۔ علماء سلف کی وضع کے خلاف اس سیہ کار کو بہت ہی گراں گزرتی تھی۔ بالخصوص داڑھی کے معاملہ میں اوّل تو اس زمانہ میں مدرسہ کا فارم داخلہ ہی ایسے شخص کو نہیں ملتا تھا جو داڑھی منڈواتا تھا۔ لیکن اگر کسی مجبوری سے یا طالب علم کے عہد وپیماں پر داخلہ کا فارم مل بھی جاتا تھا تو اس سیہ کار کے سبق میں حاضری کی اجازت نہ تھی۔ ایک صاحب نامعلوم کس وجہ سے اس حرام فعل کے ارتکاب کے باوجود دورہ میں داخل ہوگئے۔ اس سال میرے یہاں ابوداؤد شریف ہوتی تھی۔ وہ حضرت مہتمم صاحب اور اکابر مدرسین کی سفارش بھی لائے کہ ان کا نام ابوداؤد شریف میں داخل کر دیا جائے مگر اس سیہ کار نے عذر کر دیا۔ کہ جب تک داڑھی کا نمونہ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیتا داخلہ سے معذور ہوں۔ اس طالب علم کو بھی اس پر ضد یا غصہ تھا کہ میرے معاصرین بلکہ بعض اکابرین کے یہاں بھی اس کا نام داخل ہے اور مجھے شدت سے انکار ہے مگر اس سیہ کار نے اپنی بدخلقی کی وجہ سے اخیر تک ان کا نام نہیں داخل کیا۔ لیکن چند سال بعد ان کا خط بیعت کی درخواست کے لیے آیا۔ مجھے یاد آگیا میں نے ان کو لکھا کہ میری بدخلقی اور تشدد کا تجربہ تم کر چکے ہو۔ ایسی

حالت میں مناسب ہے کہ تم کسی حلیم و بردبار شخص کی طرف متوجہ ہو۔ ان صاحب نے بہت اصرار سے لکھا کہ میرے لیے تمہارے ہی جیسے متشدد کی ضرورت ہے۔

(۴) اس ناکارہ کی عادت یہ تھی کہ کتاب الحدود وغیرہ کی روایات میں جو فحش لفظ آگیا ان کا اردو میں لفظی ترجمہ کرنے میں مجھے کبھی تامل نہیں ہوا۔ میں نے کنایہ سے ان کا ترجمہ کبھی نہیں بتایا۔ میرے ذہن میں یہ تھا کہ جیسا اردو میں ان کا ترجمہ ہے۔ ویسے ہی عربی میں ان کے اصل الفاظ ہیں میں اپنی ناپاک اور گندی زبان کو سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاک زبانوں سے اونچا نہیں سمجھتا تھا۔ لیکن اسباق کے شروع میں اپنے اصول شروع میں اس پر نہایت شدت سے متنبہ کرتا تھا کہ ان فحش الفاظ پر اگر کوئی شخص ہنسا جس سے وہ حدیث پاک کے ترجمے کے بجائے گالی بنجائے تو سبق ہی میں پٹائی کروں گا۔ اور میں خود بھی ترجمہ کرتے وقت ایسا ہی منہ بناتا تھا۔ جیسا بڑا غصہ آرہا ہو۔ جس کی وجہ سے اول تو طالب علم کو ہنسنے کی ہمت ہی نہیں پڑتی تھی لیکن اس پر بھی اگر کوئی بے حیاء تبسم کرلیتا تھا تو میں اس کی جان کو آجاتا تھا۔

(۵) کتاب کے اوپر کنجی وغیرہ رکھ دینا بھی جیسا کہ بعض طالب علموں کی عادت ہوتی ہے اس سیہ کار کے یہاں نہایت بے ادبی اور گستاخی تھی۔ اس کا پہلے ہی دن نہایت زور سے نکیر اور تنبیہ کردیتا تھا۔ اور اس سے بڑھ کر،

(۶) کتاب پر کہنی رکھ کر اور ہاتھ پر منہ رکھ کر سونا تو اس سے بھی بڑا سخت ظلم تھا۔ اس پر نہایت شدت سے تنبیہ تو پہلے ہی دن کردیتا اور اس زمانہ میں اس سیہ کار کا بدن چونکہ نہایت ہی ہلکا پھلکا سوکھی لکڑی کی طرح سے تھا اس لیے بسا اوقات ایسا ہوتا کہ طالب علم نے حدیث پڑھی اور میں نے تقریر کی اور جب طالب علم نے دوسری حدیث شروع کی تو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر نہایت پھرتی سے سونے والے کو ایک تھپڑ مار کر اپنی جگہ بیٹھ جایا کرتا تھا۔ دورہ کے طلباء نہایت متحیر رہ جاتے کہ یہ کیا ہوگیا۔ مگر چونکہ لوگوں کو میری عادت معلوم ہوگئی تھی اس لیے وہ سمجھ جاتے تھے کہ کوئی غریب سوگیا ہوگا۔ میں اس میں اکابر مدرسین کی اولاد اور مخصوصین کی بالکل رعایت نہیں کرتا تھا۔ میرے حضرت میرے مرشد میرے آقا نور اللہ مرقدہ اعلی اللہ مراتبہ کے ایک عزیز کی بھی عادت تھی۔ مجھے کئی دفعہ اس کے ساتھ یہ عمل کرنا پڑا۔ میرے حضرت کے یہاں میری شکایت بھی پہنچی۔ مگر میرے حضرت کو اللہ تعالیٰ بہت ہی بلند درجے عطا فرمائے۔ میری شکایات پر ہمیشہ ہی تسامح فرمایا بلکہ طرفداری فرمائی اس شکایت پر بھی میرے حضرت کا جواب یہ تھا کہ میں اس کو (زکریا کو) اس بات پر تنبیہ کردوں کہ تم نے حدیث کی بے ادبی پر کیوں مارا۔

(۷) حدیث پاک کے سبق میں خاص طور سے بیٹھنے پر بھی میں خصوصی تنبیہ شروع سال میں کردیتا کہ چوکڑی مار کر نہ بیٹھیں، دیوار سے ٹیک لگا کر نہ بیٹھیں۔ حدیث پاک کی کتابوں کا نہایت ادب ظاہرا اور باطنا ملحوظ رکھیں کسی نقل وحرکت سے حدیث کی کتاب کی بے ادبی ظاہر نہ ہو۔

(۸) لباس پر خصوصی تنبیہ شروع میں کردیتا تھا کہ دنیا میں سینکڑوں مذاہب اور سینکڑوں طریقے لباس کے ہیں۔ مگر ایک چیز میں تم خود ہی غور کرو کہ مقتداؤں کا لباس ایک ہے یعنی لمبا کرتا، لمبا چوغا چاہے مسلمان ہو، چاہے پادری ہو، چاہے جوگی ہو، چاہے ہنود ہوں۔ بالخصوص اونچا کرتا سینہ پر تنگ اور تنگ پائجامہ کی تو میں بہت تشنیع کیا کرتا تھا کہ ایسے لوگوں کو نماز کی صف میں اول ہرگز کھڑا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ زبان حال سے دوسروں کو بے حیائی کے ساتھ اپنے اعضاء مستورہ کا حجم دکھلا رہے ہیں۔

(۹) ائمہ حدیث اور ائمہ فقہ کے ساتھ نہایت ادب اور نہایت احترام اور ان پر اعتراض چاہے قلبی ہی کیوں نہ ہو ہرگز نہ کیا جائے۔ بعض لوگ حنفیت کے زور میں دوسرے ائمہ پر اور بعض بیوقوف ائمہ حدیث پر تنقیدی فقرے کہتے ہیں۔ یہ مجھے بہت ناگوار ہوتا تھا۔ میں نے قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ کا ایک مقولہ بچپن میں سنا تھا۔ غالباً تذکرۃ الرشید میں قصہ لکھا بھی گیا ہے کہ حضرت قدس سرہ نے حنفیت کی تائید میں کوئی تقریر فرمائی جس پر طلباء جھوم گئے۔ کسی نے جوش میں کہہ دیا کہ اگر حضرت امام شافعیؒ صاحب بھی اس تقریر کو سنتے تو رجوع فرمالیتے۔ تو حضرت قدس سرہ نے فرمایا:

توبہ توبہ استغفر اللہ حضرت امام ربانیؒ موجود ہوتے تو میری یہ تقریر ایک شبہ ہوتی اور حضرت مجتہد اس کا جواب فرمادیتے۔ اب چونکہ ائمہ مجتہدین موجود نہیں ہیں ان کے اقوال ہمارے سامنے ہیں ان اقوال میں ہم امام ابو حنیفہ

کے قول سے اقرب الی القرآن والحدیث پاتے ہیں اس لیے اس کی تائید کرتے ہیں۔ ورنہ مجتہدین میں سے کوئی ہوتا تو ان کی اتباع بغیر چارہ نہ ہوتا۔ او کما قال۔

(۱۰) مجھے اس پر بھی بہت زور تھا اور ابتداء ہی میں طلباء کو اس پر متنبہ کر دیا تھا کہ معاصر مدرسین کا کوئی قول نقل کریں تو شوق سے۔ مگر مدرس کا نام ہرگز نہ لیں۔ اس سلسلہ میں چونکہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نور اللہ مرقدہ صدر المدرسین کے یہاں ترمذی شریف ہوتی تھی اور اس سیہ کار کے یہاں ہمیشہ ابوداؤد اور ان دونوں کی روایات ابواب فقہیہ کے طرز پر ہوتی تھیں۔ اور اس زمانہ میں طالب علم کچھ سمجھدار بھی تھے۔ وہ میری اور مولانا مرحوم کی تقریر میں جب اختلاف پاتے تو بڑے زور سے مجھ پر یا مولانا پر اعتراض کرتے۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ مولانا مرحوم نے بھی اپنے سبق میں اس پر نکیر کی تھی کہ تم شیخ کا نام لیکر مجھے مرعوب کرنا چاہتے ہو جو اعتراض کرنا ہوا کرے بغیر شیخ کے نام کے کیا کرو۔ میں نے اس پر کئی سالوں میں کئی دفعہ طلباء پر نکیر کی کہ مولانا کا نام لے کر اعتراض ہرگز نہ کریں کہ مولانا کا نام سننے کے بعد اس پر رد کرنا بے ادبی ہے اور سکوت کرنا اپنے رائے کے خلاف قبول کرنے کے ہم معنی ہے۔

حدیث کی کتابیں تو دوسرے حضرات مدرسین کے یہاں بھی ہوتی تھیں مگر اس سیہ کار اور مولانا کے متعلقوں میں یہ چیزیں کثرت سے پیش آیا کرتی تھیں

"تلک عشرة کاملة"

یہ ناکارہ شروع ہی میں ایک زوردار تقریر کرتا تھا اور پھر سال بھر تک ان میں سے ہر نمبر کے خلاف تنبیہ کرتا تھا۔ (آپ بیتی ۶/۳۷۔۳۸)

علوم نبویہ سے محبت رکھنے والے اہل خیر حضرات کیلئے زرین موقعہ

پاکستان کی عظیم الشان مثالی دینی درسگاہ

جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ رجسٹرڈ خان پور کی جدید تعمیر شروع ہو چکی ہے۔

جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور کے پروگرام ہیں!

- وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق تحفیظ القرآن سے دورہ حدیث تک مکمل دینی تعلیم،
- درجہ سابعہ تک طلباء کو میٹرک کرانا۔
- فاضل طلباء کو عربی، فارسی، اردو، انگلش کی لغات میں مہارت اور مسلک حقہ کے دلائل فرق باطلہ کی تردید کا مکمل کورس کرا کے پوری دنیا میں تبلیغ اسلام کے لیے وقف کرنا۔
- بچیوں کی مکمل دینی تعلیم کے لیے مدرسۃ البنات۔
- شعبۂ تصنیف و تالیف، عربی کتب کا اردو انگلش اور اردو کتب کا عربی میں ترجمہ کرانا شامل ہے۔ ان عظیم دینی مقاصد کیلئے جامع مسجد، چالیس کمروں پر مشتمل جامعہ کی عمارت جو درس گاہوں دار الاقامہ، دار الحدیث، دار التفسیر، دار القرآن، دار الافتاء، دار التصنیف، دار التبلیغ کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے کی تعمیر شروع ہے۔
- مدرسۃ البنات دجو فی الحال کرایہ کے مکان میں جاری ہے اور اساتذہ کرام کی رہائش گاہوں کے لیے قطعۂ اراضی خرید کر کے تعمیر کرانا ہے۔

اپیل

علوم نبویہ سے محبت اور دین اسلام کی اشاعت کا جذبہ رکھنے والے تمام اہل خیر حضرات سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ ان عظیم مقاصد میں معاونت فرماتے ہوئے اپنے والدین، اساتذہ و مشائخ کے ایصال ثواب اور اپنے لیے صدقہ جاریہ چھوڑنے اور جنت کمانے کیلئے خصوصی عطیات خیرات (للہ) کے ذریعہ جامعہ ہذا کی تعمیر اور زکواۃ صدقات، فطرانہ کے ذریعہ مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم طلبائے قرآن و حدیث کی ضروریات و اخراجات کے لیے بھرپور تعاون فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جان، مال، ایمان، عزت آبرو کی حفاظت و برکت سے نوازیں۔ آمین۔

معاونت کی رقوم حسب ذیل پتہ پر ارسال فرماویں۔

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور، حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ رحیم یار خان روڈ خان پور جنکشن شہر ضلع رحیم یار خان، پاکستان۔

جامعہ کا اکاؤنٹ: نیشنل بینک آف پاکستان چیسٹ برانچ خان پور نمبر ۱۵۸۷-ج ہے۔

الداعی الی الخیر: اراکین جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ رحیم یار خان روڈ خانپور

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد قدس سرہ کی ایک تقریر

رمضان المبارک کے آداب و حقوق

مرتبہ
مولانا محمود احمد صاحب
برمان

خطبہ مسنونہ کے بعد :۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ۔

اللہ تعالٰی نے یہ مبارک مہینہ ہم کو عطا فرمایا ہے۔ اس واسطے سب مسلمانوں پر اس کا شکریہ واجب ہے۔ بہت خوش قسمت ہیں وہ لوگ کہ جن کی زندگی میں مہینہ رمضان المبارک کا آئے اور وہ اس کے آداب اور حقوق ادا کریں جو اس کے حقوق ادا کرے۔ اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ شاید دوسرا مہینہ آئے یا نہ آئے۔ اس واسطے اس کی جتنی قدر ہو سکے، بہت قدر کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالٰی نے اس مہینے کا رمضان نام رکھا ہے۔ رمضان مشتق ہے رمض سے اور رمض کے معنٰی ہیں جلا دینے کے گویا یہ مہینہ مسلمانوں کے تمام گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ اور یہ مہینہ اس واسطے مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالٰی نے کہ انسان مختلف کام کرتا رہتا ہے۔ ساتھ ہی کچھ ناجائز اور برے کام بھی ہو جاتے ہیں۔ تو جو برے کام اور گناہ ہوتے ہیں اس سے دل پر سیاہ نقطے لگ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جو گناہ نہ چھوڑے تو اس کو اتنے نقطے لگتے ہیں کہ سارے دل کو گھیر لیتے ہیں۔ سارا دل کالا ہو جاتا ہے۔ اس واسطے اس نقطے کو توبہ سے دھولو۔ پھر مرتے وقت اسکو توبہ کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی۔ تو اللہ تعالٰی نے اس کی مغفرت کے لئے یہ مہینہ مقرر کیا۔

اس میں دوزخ کے دروازے سب بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بہشتوں کے سب کھولے جاتے ہیں۔ سرکش بڑے بڑے شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں اور لوگوں میں اللہ کی طرف سے فرشتے ندا کرتے ہیں۔ سارے گلی کوچے پر دروازہ اور مکان پہ یا باغی الخیر اقبل (اے خیر کے طلب کرنے والے تو متوجہ ہو جا) یا باغی الشر اقصر (اے برائی کے طلب کرنے والے تو رک جا) اللہ کے بندے جن کے دل صاف ہیں وہ اس کو سنتے ہیں اور رات کو جاگتے ہیں بلکہ فرشتے ایک طائفہ ہے۔ وہ گلیوں میں کھڑا ہوتا ہے، وہ سفارش کرتے ہیں کہ اللہ جو اس وقت جاگتے ہیں تو ان کو بخش دینا وہ سفارش کرتے ہیں تو یہ سیاہی کو دھونے کے لئے جو گیارہ مہینوں میں لگتی ہے۔ تو گیارہ مہینوں کے بعد یہ ایک مہینہ توبہ کے لئے ہے۔ اس مہینے میں اجر و ثواب کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ نفلوں کا ثواب باقی مہینوں کے فرض کے برابر اور اس مہینے کے فرض باقی مہینوں کے ستر فرض کے برابر ہیں۔ اس واسطے انسان کو چاہیئے کہ اس میں غفلت نہ کرے۔ اس میں جتنی نیکی ہو سکے نیکی کرے، اس واسطے اس کو رمضان کہتے ہیں۔

رمضان اتنا مبارک ہے کہ حق تعالٰی نے اس کی اپنی طرف نسبت کی ہے۔ شھر اللہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مہینے کو بڑی خصوصیت ہے۔ جیسے کہتے ہیں یہ چیز بھائی سرکاری ہے۔ یہ وردی سرکاری ہے۔ اس کی عظمت ہوتی ہے۔

تین عشرے ہیں اس مہینے میں اولہ رحمۃ و اوسطہ مغفرۃ و آخرہ عتق من النار اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے۔ اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ (مرتب) پہلے دھاکے میں اللہ کی رحمت برستی ہے، دن میں بھی اور رات میں بھی۔ جو آدمی روزہ کا حق ادا کرے، کھیتی والے کھیتی کریں نوکری والے نوکری کرتے ہیں۔ ان کا ہر کام عبادت ہو جاتا ہے۔ اس واسطے انسان کو چاہیئے کہ روزہ کے حقوق ادا کرے۔ روزہ کے حقوق یہ ہیں۔

۱۔ زبان کی حفاظت کرے۔

۲۔ ہاتھ کو محفوظ رکھے،

۳۔ پیروں سے ناجائز کاموں کی طرف نہ چلے (سینما، تماشا، فاجر، فاسق، فجار کی مجلس کی طرف چلنا گناہ ہے۔ چلے تو علماً کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے علماً کے پاس جائے۔ والدین کی خدمت کرے۔

۴۔ دل میں برے خیالات نہ لائے، کبھی عبادت کا فکر ہے، کبھی نماز کا فکر ہے۔ تو اس عشرہ میں بارش کی طرح اللہ کی رحمت برستی ہے جس طرح بارش کے قطرے نہیں شمار کر سکتے۔ اسی طرح سے چاروں طرف سے اللہ کی رحمت برستی ہے۔

دوسرا عشرہ جو ہے اس کا نام ہے عشرۂ مغفرت، جو گناہ ہوتے ہیں سب معاف ہو جاتے ہیں۔ بیسویں دن سب معاف ہو جاتے ہیں۔

البتہ حقوق العباد نہیں معاف ہوتے، اس کی صورت یہ ہے کہ اس آدمی کے سامنے جا کر معافی مانگے کہ میں نے تیرا فلاں نقصان کیا ہے تو معاف کر دے اگر معاف نہ کرے تو رقم ادا کر دے۔ نماز رہی ہوئی ہے تو اسکو قضا کرے اور روزے رہے ہوئے ہیں تو ان کو بھی قضا کرے۔ باقی جو گناہ کر لئے ہیں۔ بد نظری برائی کر لی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے توبہ کر لے۔ تنہائی میں روئے معاف ہو جائیں گے۔ ہاتھ اٹھائے وہ خالی نہیں جاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے! جس وقت تو ہاتھ اٹھاتا ہے تیرے سامنے گناہ ہیں جن سے آسمان اور زمین کے درمیان جو پول ہے اتنے گناہ ہیں،

تو میں اس کو بھی معاف کر دیتا ہوں، مجھے شرم آتی ہے ہاتھ واپس کرتے ہوئے۔

واٰخرہ عتق من النار۔ (آخری حصہ آگ سے آزادی ہے) جو گنا ہگار ہوتے ہیں وہ رمضان کی برکت سے معافی ہو جاتے ہیں اور دوزخ سے رہائی ہو جاتی ہے۔ پھر وہ مستحق جنت ہو جاتے ہیں۔ عتق مِّنَ النَّار کیا ہے؟ جو کھاتا پیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت یہ ہے کہ دنیا کے جتنے کام ہیں سب کو عبادت میں داخل کرتا ہے۔ بلکہ ایک مسئلہ ہے کہ رات کو پیٹ بھر کے کھا لیتا ہے تو اللہ کے نزدیک نہ کھانے میں شمار ہے تو یہ ملائکہ اور اللہ تعالیٰ کے مشابہ ہو جاتا ہے فرشتے اور اللہ کھانے پینے سے بری ہے۔ اس لئے کہ رات کو یہ اس واسطے کھاتا ہے کہ دن کو نہیں کھاؤں گا۔ تو یہ کھانا نہ کھانے کے برابر ہے جیسا کہ دیکھو آپ ۶ھ میں ایک پہلا عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ ڈیڑھ ہزار آدمی لے جاتے ہیں۔ آگے کفار کا لشکر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کو آگے نہیں آنے دیتے کفار نے کہا اپنے عزم میں۔ ہوتے ہوتے قصہ لمبا ہے۔ پھر صلح ہو گئی۔ آخر بہت کڑا جو فیصلہ ہوا کہ آپ اس دفعہ مدینے واپس چلے جائیں۔ اور آئندہ سال بھی صرف تین دن کے لیے آئیں اور فوراً واپس چلے جائیں۔

اور دوسری شرائط بھی لگائیں، صلح تام ہو گئی۔ اور پھر آپ واپس ہو گئے۔ راستہ میں آیت نازل ہوئی۔ انا فتحنا لك فتحاً مبيناً۔ بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی۔ حالانکہ یہ فتح دو سال بعد میں ہوئی، مکہ ۸ھ میں فتح ہوا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فتح رکھا ہے۔ اس واسطے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت یہ کی تھی صلح اس واسطے کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس سے آگے فتح کرا دے گا۔ تو اسی طرح یہ کھانا نہ کھانے کی نیت سے ہوتا ہے، و تصفد فیہ مردۃ الشیاطین (حدیث میں آتا ہے، اس مہینے میں سرکش شیاطین قید کر لئے جاتے ہیں۔ مو تب) تو اس کے باوجود لوگ برائی زنا بدکاری چوری کیوں کرتے ہیں؟ علماً نے جواب دیا ہے، اور بڑا سچا جواب دیا ہے۔ کہ لفظ ہے مَرَدَۃٌ کا۔ مَرَدَۃٌ کہتے ہیں سرکش شیاطین کو تو وہ تو قید کر لئے جاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے باقی رہ جاتے ہیں۔ وہ وسوسے ڈالتے ہیں۔ اور برے خیالات ڈالتے ہیں تو یہ گناہ ان کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (دوسرا جواب) شاہ اسحٰق صاحبؒ فرماتے ہیں کہ گناہ دو وجہ سے ہوتے ہیں۔ ایک شیاطین کی وجہ سے۔ یہ لاحول سے بھاگ جاتا ہے، اذان سے بھاگتا ہے۔ اقامت سے بھاگتا ہے۔ شیطان بڑا دشمن ہونے کے ساتھ کمزور بھی بڑا ہے۔ دوسری چیز ہے نفس، یہ ہر وقت انسان کو رغبت دیتا ہے برائی کی، یہ نفس ہر وقت موجود رہتا ہے، لاحول وغیرہ سے بھاگتا نہیں۔ تو اس کی وجہ سے گناہ ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا دین یہ ہے کہ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے تا کہ لوگ

ان کیلئے
جو ہمیشہ جاذب نظر رہنا چاہتے ہیں
روزمرہ زندگی میں یا خصوصی تقریبات کی مناسبت سے آپ جو بھی لباس زیب تن کریں نہایت مہارت سے ڈرائی کلین کیے گئے ملبوسات آپ کی شخصیت کو چار چاند لگاتے ہیں۔
سنو وھائٹ ڈرائی کلینرز
کراچی ہیڈ آفس عبداللہ ہارون روڈ فون: ۵۲۶۵۳۹ — ۵۱۱۷۱۱
شاخیں: بہادر آباد: ۴۱۳۶۹۵، کلفٹن: ۵۲۴۵۳۹، نیوٹاؤن: ۴۱۱۳۰۲
کھارادر: ۲۰۴۱۷۵، ڈیفنس: ۵۲۴۵۳۹، برنس روڈ: ۲۱۳۳۳۶، راشد منہاس روڈ: ۵۲۶۵۳۹
امیر خسرو روڈ: ۵۲۴۵۳۹، گارڈن روڈ: ۷۲۹۶۶۸، ڈولینڈ بینک روڈ، فون: ۶۷۹۸۸
لاہور: سبزی مارکیٹ بالمقابل سبزی پلازا: فون: ۸۷۴۹۳۳ — ۸۷۲۸۹۸

نیکی کریں اور دوزخ سے بچیں۔ جب ہم روزہ کھولتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ سات لاکھ گنہگاروں کو معاف کرتے ہیں۔ روزے داروں کے روزہ کھولنے کی خوشی میں۔ اور جمعہ کے دن اتنے لوگوں کو معاف کرتے ہیں جتنے ہفتہ میں سارے معاف ہوئے تھے۔ اور انتیسویں یا تیسویں دن اتنے لوگوں کو بخشتے ہیں جتنے ہر ہر دن اور ہر جمعہ میں۔ جیسا کہ یہاں بھی نظام ہی ہے۔ دنیا میں بھی ہوتا ہے جب کوئی بادشاہ جاتا ہے تو بہت سے قیدیوں کو رہا کر دیتا ہے۔ اس آخری دن میں رضائے الٰہی نصیب ہوتی ہے۔ اور رضوانٌ من اللہ اکبر۔

تنوین تقلیلی ہے تھوڑی سی رضامندی بھی اللہ کی بہت بڑی چیز ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ جوتے میں بھی جگہ مل جائے تو بہت بڑی دولت ہے۔ آتا ہے کہ جس کو سب سے آخر میں معاف کریں گے وہ علماء انبیاءؑ کی سفارش سے معاف کریں گے۔ اللہ پوچھیں گے اور تو کوئی نہیں رہتا۔ انبیاءؑ علماء کہیں گے کہ نہیں اور کوئی نہیں رہا، اللہ کہیں گے میری نظر میں اور بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھریں گے۔ بندوں کی طرح مٹھی مت سمجھو، اور ہزاروں گناہگاروں کو نکال دیں گے۔

منوٹ:۔ (از احقر جامع عفرلۂ اس سے آگے بندہ نے اشارے کے طور پر اپنی کاپی میں قوسین میں (الیٰ آخر الحدیث) لکھ لیا تھا۔ مکمل وعظ حضرات کی تعبیر کے ساتھ لکھی نہ جاسکی تھی۔ تاہم اس کے بعض اجزاء نقل کر لئے تھے۔ جو یہ ہیں۔ مرتب)

باقی صفحہ ۲۵ پر

تین ضرورت مندوں کی کہانی

رسول اللہ ﷺ کی زبانی ۔ ایک کہانی

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی
مانسہرہ

ایک مرتبہ آقائے نامدار سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا اللہ پاک نے ان کو آزمانا چاہا اور ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کیا چیز پیاری ہے؟ اس نے کہا مجھے اچھی رنگت اور خوبصورت کھال مل جائے اور یہ بلا جاتی رہے جس سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتے اور گھن کرتے ہیں اس فرشتے نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا وہ اسی وقت اچھا ہو گیا اور اچھی کھال اور خوبصورت رنگت نکل آئی پھر پوچھا تجھ کو کون سے مال سے زیادہ رغبت ہے؟ اس نے کہا اونٹ سے بس ایک گابھن اونٹنی بھی اس کو دے دی اور کہا اللہ پاک اس میں برکت دے پھر گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھکو کون سی چیز پیاری ہے؟ کہا میرے بال اچھے نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے جاتی رہے کہ لوگ جس سے گھن کرتے ہیں فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیر دیا وہ فوراً اچھا ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے پھر پوچھا تم کو کون سا مال پسند ہے؟ اس نے کہا گائے پس اس کو ایک گابھن گائے دیدی اور کہا اللہ پاک اس میں برکت دے پھر اندھے کے پاس آیا اور پھر پوچھا تجھ کو کیا چیز چاہیئے؟ کہا اللہ پاک میری نگاہ درست کر دے کہ سب آدمیوں کو دیکھوں اس فرشتہ نے آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا اللہ پاک نے اس کی نگاہ درست کر دی پھر پوچھا تجھ کو کیا مال پیارا ہے؟ کہا بکری پس اس کو ایک گابھن بکری دے دی تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے تھوڑے دنوں میں اس کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس کی گایوں اور اس کی بکریوں سے پھر وہ فرشتہ خدا کے حکم سے اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں میرے سفر کا سب سامان چُک گیا آج میرے پہنچنے کا سوائے خدا کے کوئی وسیلہ نہیں میں اللہ کے نام پر جس نے تجھے اچھی رنگت اور عمدہ کھال عنایت فرمائی تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں اس نے جواب دیا بھاگ یہ سے دور ہو مجھے اور بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں تیرے دینے کی اس میں گنجائش نہیں فرشتے نے کہا شاید تجھ کو میں پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہیں تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے اور کیا تو مفلس نہیں تھا پھر تجھ کو خدا نے اس قدر مال عنایت فرمایا اس نے کہا واہ کیا خوب یہ مال تو میری کئی پشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو پھر ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا پھر گنجے کے پاس اس پہلی صورت میں آیا اور اسی طرح سے اس سے بھی سوال کیا اور اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو پھر خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا پھر اندھے کے پاس اس پہلی صورت میں آیا اور اپنا وہی سوال دہرایا۔ اس نے جواب دیا بے شک میں اندھا تھا اللہ پاک نے محض اپنی رحمت سے مجھے نگاہ بخشی جتنی بکریاں تیرا جی چاہے لے جا اور جتنی چاہے چھوڑ جا خدا کی قسم کسی چیز سے میں تجھ کو منع نہیں کرتا فرشتہ نے کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھ کو کچھ نہیں چاہیئے فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو ہو چکی خدا تجھ سے راضی اور گنجے اور کوڑھی سے ناراض ہے کیونکہ ان دونوں نے خدا کی ناشکری کی

پندرہ سوالوں کے جواب دیں یا اسلام قبول کریں

قادیانیوں سے چند سوالات

مولانا تاج محمد صاحب
جامع قاسم العلوم فقیر والی

① چودہ سو سال کے کسی مجدد، محدث، صحابی اور ولی کے کلام سے ثابت کردو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں۔ مسیح ابن مریم یا عیسےٰ بن مریم سے مراد کوئی ان کا مثیل ہے خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام نہیں آئیں گے یا ان سے مراد مرزا غلام قادیانی بن چراغ بی بی ہے۔ اگر تم سچے ہو تو کیا کسی مجدد یا محدث کا قول پیش کرسکتے ہیں۔؟

② چودہ سو سال کے اندر کسی زمانہ کے بارے میں یہ ثابت کرسکتے ہو کہ کسی نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہو اور مسلمانوں نے اس کو طاقت ہوتے ہوئے برداشت کیا ہو۔؟ یا کسی نے کسی مدعی نبوت سے یہ دریافت کیا ہو کہ تمہارا دعویٰ تشریعی نبوت کا یا غیر تشریعی نبوت کا، یا ظلی بروزی اور مستقل نبوت کا۔؟

③ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید کے بعض معانی قرون اول سے چھپادیں اور صدیوں کے بعد دین از اولیائے کرام اور علماء کرام مشرکانہ معانی پر جمے رہیں۔ حتیٰ کہ مرزا غلام قادیانی مجدد و مامور ہو کر بھی دس سال تک عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتے رہے۔ اور بعد میں کہا کہ حیات مسیح کا عقیدہ مشرکانہ ہے۔ کیا شرک عظیم کو اجتہاد کی وجہ سے برداشت کیا جاسکتا ہے۔؟

④ کیا کسی نبی نے کافر حکومت کی اتنی خوشامد کی ہے اور اتنی دعائیں دی ہیں اور اتنی خدمت کی ہے جو مرزا غلام قادیانی نے انگریزی حکومت کی ہے۔؟

⑤ کیا مرزا غلام قادیانی کے لڑکے اور مرزائیوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود نے "حقیقۃ النبوۃ" مطبوعہ قادیان حصہ اول صفحہ ۱۸۹ پر یہ نہیں لکھا کہ قرآن میں "وَمُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ" سے مراد مرزا غلام قادیانی ہے۔ کیا یہ قرآن پاک سے تلعب اور کھیل نہیں ہے۔؟

⑥ کیا مرزا غلام قادیانی نے جہاد کا انکار نہیں کیا؟ اور انگریز کی اطاعت فرض قرار نہیں دی۔ کیا یہ مرزا غلام قادیانی کا شعر نہیں ہے

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور جدال

۷۔ ہمارے پاس کسی کے الہام کسی کی وحی، کسی کے کشف اور کسی کے دعویٰ پرکھنے کے لئے قرآن و حدیث ہیں۔ مرزا غلام قادیانی نے حیات مسیح کے سلسلہ میں حدیث کا فیصلہ یوں ختم کیا۔ لکھا ہے کہ

"میں حکم بن کر آیا ہوں۔ مجھے اختیار ہے کہ حدیثوں کے جس ڈھیر کو چاہوں خدا سے وحی پاکر رد کردوں"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۵، اعجاز احمدی صفحہ ۲۹)

۸۔ کیا مرزا کے سامنے یہ اشعار نہیں پڑھے گئے تھے؟ اور مرزا نے ان پر تحسین نہیں کی تھی؟

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۴)

۹۔ کیا تم کسی ولی، شیخ اکبر امام ربانی مجدد الف ثانیؒ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی امام رازی یا کسی مجدد و محدث کا قول پیش کرسکتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کے بجائے کوئی مثیل یا دوسری قسم کا مدعی بن کر آئے گا۔ اور شریعت میں مستعمل ہونے والے تمام الفاظ کے معانی بدل کر رکھ دے گا۔؟

۱۰۔ کیا مرزا غلام قادیانی نے وحی اور مکالمات الٰہیہ کا دعوے کرتے ہوئے "اپنی وحی کو" قرآن پاک کی مانند اپنے ان اشعار میں جو "درثمین" میں درج ہیں بیان نہیں کیا۔

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

⑪ کیا قرآن مجید نے ہماری امت کو "خیر امت" فرمایا۔ مرزا غلام قادیانی نے اس امت کو "شر الامم" نہیں کہا؟ مرزا غلام قادیانی کے الفاظ یہ ہیں کہ "اگر نبوت کا دروازہ بند سمجھا جائے تو نعوذ باللہ اس سے تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اس میں تو نحوست ہے اور ایک نبی کی ہتک شان ہوتی ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ جو کہا ہے کہ کنتم خیر امۃ یہ جھوٹ تھا اگر یہ معنی کئے جائیں کہ آئندہ کے واسطے نبوت کا دروازہ ہر طرح سے بند ہے۔ تو خیر الامم کی بجائے شر الامم ہوئی۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

⑫ وجاہت، اقتدار اور دولت کا چسکا لگ جائے تو بات کہیں روکنے سے نہیں رکتی چنانچہ مرزا جی ہندوؤں کو ساتھ ملانے کے لئے کرشن کا اوتار بنے۔ اسی طرح رودر گوپال بھی بنے اور سکھوں کے لئے جے سنگھ بہادر بھی۔ اس نے مہدی مسیح بلکہ تمام پیغمبروں کے نام اپنے اوپر چسپاں کئے۔ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ایک وحی بھی لکھی "آواہن" جس کے معنی بھی خود ہی کئے کہ خدا تمہارے اندر اتر آیا۔ کیا مرزا نے یہاں کفر کا ارتکاب نہیں کیا۔؟

⑬ مرزا نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں عین محمد ہوں۔ اس طرح مہر نبوت نہ ٹوٹی۔ محمد کی نبوت محمد کے پاس رہی۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون) کیسا زبردست جھوٹ ہے کہ مہر بھی نہ ٹوٹی اور مال بھی چرا کر لے گیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے یہ جو کہا ہے کہ میں محمد ہوں واقعی وہ دو شخص نہیں ایک ہی ہیں، تو یہ صاف غلط اور ارشاد کے خلاف ہے اور اگر دو ہیں تو مہر نبوت ٹوٹ گئی اور یہ کہنا غلط ہوا کہ محمد کی نبوت محمد ہی کے پاس رہی، اور اگر بالفرض نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک مرزا میں آ گئی تو یہ ہندوؤں کا عقیدۂ تناسخ ہے جو قطعاً باطل ہے اور مرزا کے کفر کا باعث ہے۔

(۱۴) کیا مرزا غلام قادیانی کا یہ عقیدہ نہیں تھا کہ وہ تمام خصوصیات اور امتیازات اور مقامات و درجات جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے مخصوص تھے۔ مرزا غلام قادیانی نے کہا کہ میں بھی ان تمام کا اہل ہوں۔

اربعین نمبر ۳، ص۲۳ پر اپنا ایک الہام لکھتا ہے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کہ اے مرزا ہم نے تجھے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

حقیقۃ الوحی کے ص۸۲ پر ایک الہام یوں درج ہے۔

وما ینطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحیٰ

حقیقۃ الوحی ص۷۶ پر یہ الہام درج ہے۔ داعیاً الی اللہ وسراجاً منیرا۔ مرزا داعی الی اللہ اور سراج منیر ہے۔

حقیقۃ الوحی کے ص۷۹ پر یہ الہام بھی درج ہے۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ مرزا غلام قادیانی اس آیت کو اپنے اوپر نازل شدہ قرار دے کر غیر مبہم الفاظ میں اپنے بارے میں کہتا ہے کہ مجھے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی۔

۱۵۔ کیا حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے امتیازات کو مرزا غلام قادیانی کا اپنی جانب منسوب کرنا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین نہیں ہے؟ آپ کے مقام اور انفرادیت کو کھلا چیلنج نہیں ہے؟

(جواب محضرنامہ مولانا غلام غوث ہزاروی)

توبہ واستغفار

اللہ کا محبوب وہ ہے جو زیادہ استغفار کرے

ساجد علی زاہد کانہ صاحب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں دو چیزیں ایسی ہیں جو میرے عذاب کو روک لیتی ہیں اور میرے جلال کو جمال میں بدل دیتی ہیں اور میرے غضب کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتی ہیں ان دو چیزوں میں سے پہلی آنحضورؐ کی ذات گرامی اور دوسری اللہ کے بندوں کا توبہ و استغفار کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (ترجمہ) میرے محبوب لوگوں کو خوشخبری سنا دو کہ جب تک تو ان لوگوں میں موجود ہے میں ان کو عذاب نہیں دوں گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ تو بھی موجود ہو اور میرا عذاب بھی آ جائے پھر فرمایا (ترجمہ) یہ بھی ممکن نہیں کہ میرے بندے تو توبہ و استغفار کر رہے ہوں اور میں ان کو عذاب میں مبتلا کر دوں۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں دو چیزوں کو عذاب کے ٹل جانے کا وسیلہ فرمایا ہے ایک آنحضورؐ کی بندوں میں موجودگی اور دوسری بندوں کا توبہ و استغفار کرنا۔ گو آنحضورؐ جسمانی طور پر یہاں موجود نہیں ہیں لیکن اگر کسی کو کسی سے محبت ہو تو محبت کے سامنے محبوب کی باتیں کرنے سے محب کو وہی سرور آتا ہے جو محبوب سے باتیں کرنے میں آتا ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ اللہ کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰؐ کی باتیں کریں ان پر درود بھیجیں ان کی نعتیں پڑھیں تاکہ محبوب کے صدقے اللہ تعالیٰ ہم پر عذاب نازل نہ فرمائے۔

دوسرے ہمیں اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار بھی کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہتا ہے۔ میرے بندو اللہ کی راہ میں توبہ کیوں نہیں کرتے۔ میرے بندو تم اپنے گناہ کیوں نہیں بخشواتے کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا رب غفور رحیم ہے معاف کرنیوالا ہے اور مہربان ہے جب انہیں معلوم ہے کہ میں غفور بھی ہوں رحیم بھی ہوں تو پھر یہ مجھ سے معافی کی بھیک کیوں نہیں مانگتے۔ ایک اور جگہ پر ارشاد ربانی ہے۔

اے ایمان والو۔ مل کر میری بارگاہ میں توبہ کرو۔ نہ جانے کس کی آواز سنی جائے اور تم سب فلاح پا جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے مل کر توبہ کرنے والوں کے لئے کامیابی کی ضمانت دی ہے۔

ایک دفعہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے اگر اتنے گناہ کریں کہ انہیں بخشش کی امید نہ رہے، وہ اپنے گناہوں تلے دب جائیں خلاصی کی کوئی راہ نہ نظر آئے تو بھی مایوس نہ ہوں کیونکہ میری رحمت بڑی وسیع ہے۔

کہ میری رحمت سے ناامید نہ ہو میرا وعدہ ہے کہ میں توبہ کرنے والوں کو بخش دوں گا اگر کوئی پوچھے کہ ہمارا رب کہاں ہے تو اُسے بتا دو کہ۔

(ترجمہ) میں قریب ہی ہوں اور میں پکارنے والے کی آواز سنتا ہوں مجھے کوئی پکارے تو سہی جب ایک آدمی رو کر اللہ سے توبہ کا خواستگار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے پیارے تو کیوں روتا ہے تجھے کیا چاہیئے تو رو کر کیوں مانگتا ہے میں تیرا وہ رحیم و کریم رب ہوں کہ تو سویا ہوا تھا اور میں اس وقت

باقی صفحہ (۱۸) پر

پردہ اٹھتا ہے!

مرزا طاہر کے مباہلہ کا حقیقی رخ

تبصرہ: سعید الرحمٰن ثاقب
ـــــ ترمس

دس جون ۱۹۸۲ء کو مرزا ناصر کی موت کے بعد مرزا طاہر قادیانی جماعت پیشوا ٹھہرا اور پورے چھ سال تک خاموش رہنے کے بعد ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو اچانک مباہلہ کا ھوا کھڑا کیا۔ جنرل ضیاء الحق کے خلاف کامیاب تخریب کاری سے چند دن پہلے مرزا طاہر کا بطور خاص صدر ضیاء الحق کا نام لے کر اہل اسلام کو مباہلہ کا چیلنج کرنے میں کیا مصلحت پوشیدہ تھی؟ اس مصلحت کی اصلیت جاننے کے لئے ہمیں حالات کا تجزیہ کرنا ہوگا۔ واقعات کی ان کڑیوں کو پرکھا اور جوڑا جائے تو پس منظر سے پیش منظر میں حالات کا رخ ہمیں حقائق تک لے ہی جاتا ہے اور چونکہ حالات ہی حقائق کا آئینہ دار ہوتے ہیں اس لئے جنرل ضیاء الحق کے واقعہ کے بارے میں بھی اب تحقیقاتی ٹیموں کی تفتیشی رپورٹ کی روشنی میں حقیقت تک پہنچنا مشکل نہیں رہا تفتیشی ٹیموں نے "۱۳۰ سی" طیارہ کی خصوصی ساخت، عینی شاہدین کے بیانات اور طیارہ کی تباہی کے انداز کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس حادثہ کو محض اتفاقی حادثہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ یہ سو فیصد تخریب کاری ہے۔ اتفاقی یا کسی فنی خرابی سے نمٹنے کے لئے اس طیارہ میں بیک وقت چار انجن ہوتے ہیں۔ جو یکے بعد دیگرے اپنی مرضی سے چلائے جا سکتے ہیں اور یوں بنیادی خرابی پہ قابو پایا جاسکتا ہے۔ اور بالفرض اگر چاروں انجن ہی خراب ہو جائیں یا کام کرنا بند کریں تو ایمرجنسی طریقہ سے گلائیڈر کے طور پر اتارا جاسکتا ہے اور کریش لینڈنگ کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں عام ہوائی جہازوں اور خصوصاً فوجی طیاروں کا اپنے کنٹرول ٹاور یا مراکز سے رابطہ رہتا ہے۔ اور کسی بھی ایسی صورت میں وہ اپنے مرکز کو اطلاع کر کے ہدایات حاصل کرتے ہیں چنانچہ عالمی فضائی ماہرین نے بھی کسی فنی خرابی کے تصور کو یکسر مسترد کر دیا ہے اور اسے سو فیصد تخریب کاری قرار دیا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ تخریب کاری تھی تو پھر کس قسم کی تھی؟ اس سلسلے میں دو رائے پائی جاتی تھیں ایک یہ کہ اندر ٹائم بم رکھا گیا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ طیارہ کو باہر سے میزائل کا نشانہ بنایا گیا۔ لیکن یہ دونوں اندازے فنی اعتبار سے ناقص ہونے کی بنیاد پر غلط قرار دیئے جاچکے ہیں حقیقت وہی ہے۔ جو ۲۰ جولائی ۱۹۸۸ء کے ہفت روزہ ختم نبوت میں اس حادثہ سے ایک ماہ پہلے کی درج ہو چکی ہے اور جس کا عنوان ہی یہی تھا کہ "مباہلہ کا چیلنج نہیں صدر ضیاء کے لئے خطرے کی گھنٹی"

"مرزا طاہر نے تمام مخالفین کو مباہلہ کا چیلنج دے دیا اور بطور خاص صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کا نام لیا دراصل مرزا طاہر نے مباہلہ کا جو چیلنج دیا ہے اس کا ایک پس منظر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس چیلنج میں بطور خاص مرزا طاہر نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کا نام لیا ہے...... ممکن ہے افواج پاکستان میں جو قادیانی اہم عہدوں پر متعین ہیں۔ انہوں نے صدر ضیاء کو اقتدار سے ہٹانے کا کوئی منصوبہ بنایا ہو اور مرزا طاہر نے اسی بنیاد پر چیلنج دیا ہو...... مرزائی افسر صدر ضیاء کے اقتدار کے خلاف مرزا طاہر کی ہدایت پر منصوبہ بنا چکے ہیں۔ اور صدر ضیاء مرزائیوں کے نرغے میں ہیں۔ کسی بھی وقت کوئی حادثہ رونما ہو سکتا ہے۔ اس لئے صدر جنرل ضیاء الحق کو چاہئے کہ وہ مباہلہ پر نہیں۔ بلکہ اس کے پس منظر پر غور کریں۔ آج سے چند سال پہلے مرزائیوں نے یہ افواہ اڑائی تھی کہ صدر ضیاء فلاں مہینے قتل ہو جائیں گے اور ان کا قتل احمدیت کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہوگا مرزائیوں کا وہ بھی منصوبہ تھا جس میں وہ ناکام ہو گئے۔ اس لئے مرزا طاہر کے نئے چیلنج سے ہمیں کسی خطرناک منصوبے کی بو آتی ہے" (۱۵ تا ۲۵ جولائی ۱۹۸۸ء ختم نبوت)

اور پھر لفظ بہ لفظ وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔ صدر پاکستان کا دورہ بہاولپور فوجی نوعیت کا خفیہ دورہ تھا۔ جس طیارہ سے وہ آئے تھے۔ اسی میں واپس جا رہے تھے۔ بہاولپور میں وہ مختصر وقفہ کے لئے ٹھہرے اور اس دوران ان کا طیارہ سیکورٹی کی حفاظت میں فوجی چھاؤنی میں محفوظ تھا۔ دوسرے یہ کہ عینی شاہدین کے مطابق طیارہ فضا میں پھٹا نہیں بلکہ سالم طور پر نیچے گرا تھا اور عینی شاہدین کی اس گواہی کی اس سے بھی تصدیق ہو جاتی ہے کہ طیارہ کے تباہ شدہ ملبہ کے لیبارٹری ٹیسٹ کے دوران کوئی ایسا کیمیکل یا ذرہ

نہیں ملا جو کسی بیرونی میزائل، اندرونی بم یا اور کسی ایسے حملہ کی نشاندہی کرتا ہو ان تحقیقات کی روشنی میں اب اسی امکان کو تقویت ملتی ہے کہ اسے ٹھیک ٹھاک طیارہ کو زمین پر گرایا گیا ہے۔ سابق ایئر کموڈور طارق مجید نے اپنے ایک تجزیہ میں لکھا تھا کہ اس تخریبی حادثہ کی غیر ٹیکنیکل وجوہ دراصل سیاسی وجوہ ہیں اور ایک تخریبی حادثہ کے غیر ٹیکنیکل وجوہ کی تحقیقات اس ٹیکنیکل بورڈ کے دائرہ اختیار میں نہیں۔ یہ حادثہ سراسر ایک تخریبی سیاسی حادثہ ہے اس کا اس سے قبل اور بعد میں ہونے والے واقعات سے گہرا تعلق ہے اور قومی پالیسیوں سے بھی۔ ایک اور دانشور نے بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ طیارہ باہر سے نہیں بلکہ اندر سے تباہ ہوا ہے۔ اور بڑا امکان یہی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جہاز تباہ کرنے والا طیارہ کے اندر موجود تھا اور اس نے اپنے نصب العین کے لئے جہاز تباہ کیا۔ المختصر اگر یہ تخریب کاری ہے (اور بے شک ہے) تو پھر یہ سو فیصد قادیانی تخریب کاری ہے۔ ضیاء الحق کو بطور خاص مباہلہ کا چیلنج کرنا مرزا طاہر کی منصوبہ بندی کی تکمیل کی دلیل ہے جس پر سانحہ بہاولپور سے پہلے ہی ہفت روزہ ختم نبوت چونک اٹھا تھا اب حالات انگلی پکڑ پکڑ کر اسی مقام پر لے جاتے ہیں جس کا خدشہ ظاہر کیا گیا تھا۔ بریگیڈیئر عبداللطیف قادیانی، صدر پاکستان کے اسی طیارہ میں موجود تھا جو [illegible] نکل گیا ہے اور واقعتاً قادیانی سربراہ نے اپنے چیلنج کے بعد ضیاء الحق کی موت کو اپنے چیلنج کی صداقت کا نشان قرار دیا ہے اور نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر

باقی صفحہ ۴۵ پر

بزم ختم نبوت

مکتوب قصور

قصور کی اِنتظامیہ قادیانیوں کی زد میں — کیوں؟

مسلمان غیرتِ ملی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کی جاگیرداری اور افسر شاہی ملی بھگت کو ناکام بنائیں۔

جناب ایڈیٹر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں ہفت روزہ ختم نبوۃ کے نمائندہ قصور کے ذریعہ یہ خط آپ کو اس لئے لکھ رہا ہوں کہ یہاں قصور کی ضلعی انتظامیہ (ایسا لگتا ہے کہ) مکمل طور پر قادیانیوں کے کنٹرول میں ہے اور تھانے والے میری بات کو بالکل نہیں سنتے شہر قصور میں حاجی اللہ دتہ مجاہد اور یحییٰ ہمدانی ان دو آدمیوں کے علاوہ کوئی ایسا بااثر آدمی نہیں ہے جو میرا ساتھ دے۔ ادھر اب قادیانیوں کے ہاتھوں میری جان و مال کو شدید خطرات پیدا ہو چکے ہیں اس لئے براہ مہربانی آپ میرا یہ خط اپنے رسالہ میں شائع فرما دیں شاید اس طرح مجھے کوئی قانونی تحفظ یا انتظامیہ کی توجہ حاصل ہو سکے۔

میری رہائش و دکان قصور سے تقریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر اڈہ نور پور [illegible] پر ہے یہاں سے قصور جونیاں روڈ گزرتی ہے اور اس اڈہ کے ارد گرد کافی بڑے بڑے گاؤں آباد ہیں جس کی وجہ سے یہ اڈہ بہت بارونق جگہ ہے اس اڈہ کی نصف سے زیادہ زمین کے مالک حبیب اللہ امان اللہ وغیرہ مرزائی ہیں جو ربوہ کی رائل فیملی اور ظفر اللہ خان کے رشتہ دار بھی ہیں اور نور پور میں ان کے رشتہ دار بڑے بڑے افسر ہیں نیز یہ قریب کے دو تین گاؤں میں بڑے زمیندار بھی ہیں انہوں نے سڑک کے جنوبی طرف ۳۵ یا ۴۰ دکانیں تعمیر کر رکھی ہیں جن میں تمام کرایہ دار مسلمان ہیں جن میں سے ایک کرایہ دار میں بھی ہوں میں بجلی کا کام کرتا ہوں مجھے پہلے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ مرزائیت کیا ہے۔ حبیب اللہ امان اللہ، پہلوانی وغیرہ مرزائی یہاں مرزائیت کی تبلیغ علانیہ کرتے ہیں بظاہر یہ مسکین صورت لوگ ہیں مرزائیت کو اسلام بنا کر پیش کرتے ہیں، ناواقف مسلمان ان کی بات کی تہ تک پہنچ نہیں سکتے سارے ضلع کے مرزائی اکثر یہاں اڈے کے قریب ہی امان اللہ کے ٹیوب ویل پر جمع ہوتے ہیں سال بھر پہلے مجھے مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مذکورہ دو نوجوان ساتھیوں کے ذریعہ مرزائیت کی حقیقت کا علم ہوا تو میں ہوشیار ہو گیا کیونکہ اس سے پہلے کئی دفعہ یہ مرزائی مجھے مرزائیت قبول کرنے اور اس صورت میں کئی طرح کے مفادات دینے کا لالچ دے چکے تھے جب مجھے ان کی اصلیت کا پتہ چل گیا تو میں نے اپنا فرض سمجھا کہ دوسرے مسلمان دکانداروں کو بھی اس چھپے ہوئے زہر سے بچاؤں چنانچہ میں نے یہاں کچھ لٹریچر تقسیم کیا اشتہارات لگائے لیکن مرزائی زمینداروں نے پھڑوا دیئے۔ یحییٰ ہمدانی نے مجھے اور لٹریچر دیا میں نے

وہ بھی تقسیم کیا انہوں نے دوبارہ کچھ اشتہارات دیئے جو میں نے لگائے انہوں نے دوبارہ پھڑوا دیئے اور میرے خلاف بور ڈ تو کچھ نہ کر سکے البتہ مجھے دوکان خالی کرنے کے نوٹس زبانی حد پر دیئے اور خالی نہ کرنے کی صورت میں خطرناک نتائج کی دھمکیاں بھجوانا شروع کردیں میں نے ہر دھمکی کے جواب میں یہی کہا کہ اگر مرزائیت کی مخالفت کی وجہ سے دکان خالی کرانا چاہتے ہیں تو میں ہرگز خالی نہیں کروں گا اور اگر کرایہ کی کمی کا بہانہ ہے تو جب دوسرے دکاندار کرایہ بڑھائیں گے میں بھی بڑھا دوں گا لیکن کسی دھمکی سے ڈر کر دکان خالی نہیں کروں گا اس جواب کے بعد انہوں نے کچھ کرائے کے غنڈوں کو مجھ سے بھڑانے کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا دوسرے مسلمان کھلم کھلا میری حمایت نہیں کر سکتے کہ وہ تھانہ کچہری علاقہ کے بڑے لوگوں ضلع کونسل صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبروں سے ان کے تعلقات کی وجہ سے ڈرتے ہیں میں ایک معمولی الیکٹریشن ہوں اور میرے مد مقابل علاقہ کے بڑے جاگیردار مرزائی، مرزائی جماعت کا ضلعی صدر امان اللہ اور ان کی پشت پر قصور کی تحصیل چونیاں کا ایک اہم ذمہ دار آفیسر اور نہ معلوم اور کتنے افسر اور وڈیرے ہیں علاقہ کے ایم پی اے، ایم این اے میری حمایت کر کے ان مرزائی زمینداروں سے اپنے تعلقات بگاڑنا نہیں چاہتے اور وہ اپنے غنڈوں کو میری جان کے بدلے مال کا لالچ دے رہے ہیں ان حالات میں میں آپ سے پوری امید رکھتا ہوں کہ آپ میرا یہ خط شائع فرما کر قصور کی انتظامیہ کی توجہ اس مسئلہ کی جانب مبذول کرائیں گے شکریہ والسلام۔ اصغر علی الیکٹریشن اڈہ لنڈ پور نہر۔ تھانہ صدر قصور

(بقیہ) استغفار

بھی آوازیں دے رہا تھا کہ سونے والے اٹھ اور مانگ لے جو کچھ تجھے مانگنا ہے تاکہ میں تجھے عطا کردوں۔ جس وقت تو خواب غفلت میں تھا اللہ تو اس وقت بھی پکار رہا تھا کہ آ کے مانگ لے جو کچھ لینا ہے اب جبکہ تو جاگ رہا ہے اور رو رہا ہے بھلا کیسے تیری خواہش پوری نہ کروں گا۔ تو بتا کیا چاہیئے پھر آدمی کہتا ہے خدایا گناہوں کی معافی چاہیئے اللہ فرماتے ہیں تجھے معاف کیا اور کچھ بھی ضرورت ہو تو بول پھر انسان اپنی نیک خواہشات گنتا جاتا ہے اور رحیم و کریم پروردگار پورا کرتا جاتا ہے اس لئے ہم سب کو رو رو کر اپنی غلطیوں کا اعتراف کر کے خدا سے معافی مانگنی چاہیئے کیونکہ اللہ کا فرمان ہے۔ اگر کوئی شخص گناہ کر بیٹھے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے پھر اللہ سے معافی طلب کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

آنحضورؐ نے فرمایا میرے امتیو! اللہ سے استغفار کیا کرو چونکہ اللہ کا حکم ہے کہ مجھے پکارو سو میں ایک دن میں ستر (۷۰) مرتبہ سے بھی زائد توبہ و استغفار کرتا ہوں آنحضورؐ کی ذات بابرکات جو پیدائش سے وفات تک گناہوں سے بالکل معصوم تھی اگر وہ ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کریں تو ہمیں تو چاہیئے کہ ہر وقت زبان سے استغفار کے کلمات جاری رکھیں اور دل سے بھی استغفار پر قائم رہنے کا ارادہ رکھیں ایک دفعہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص توبہ و استغفار کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے اس کی زندگی میں کوئی تنگی نہ آئے گی۔

آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب بندہ استغفار کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے میری عزت کی قسم جو مجھ سے معافی مانگے میں اسے گناہوں سے پاک کر کے لوٹاتا ہوں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدیقی ○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹
اوقات مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ ○ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷
○ غرباء کیلئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

زکوٰۃ کا مسئلہ

غلام رسول، کراچی

س: میں نے اپنے بیٹے کے لیے زیر تعمیر بلڈنگ میں ایک دکان بک کرائی ہے۔ وہ ملکیت کی ہے بھی یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر پیسے اچھے مل گئے تو بیچ دوں گا۔ کبھی یہ خیال ہوتا ہے کہ میرے چھوٹے بیٹے لڑکے ہیں ان کے کام آئے گی۔ کسی ایک بچے کو دے دوں گا۔ لہٰذا ان دونوں خیالوں کے رہتے ہوئے کیا ان پیسوں پر زکوٰۃ واجب ہے جو کہ ہم نے کبھی تو قیمتاً ادا کیے ہیں۔

ج: وہ تو جس لڑکے کے نام آپ نے خریدی ہے اس کی ہو گئی اور اگر آپ نے اس کو دینے کی نیت نہیں کی۔ محض اس کا نام استعمال کیا ہے تو آپ اس کے مالک ہیں جب تک اس کو فروخت نہیں کر دیتے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

شادی کیلئے رقم لینا

ایک صاحب کراچی

س: زید کی بیٹی کی شادی ہے زید ریٹائر ہو چکا ہے۔ فلیٹ اپنا ہے لیکن اس پر بھی قرض دینا ہے (جو ہر ماہ قسط دی جاتی ہے) اپنی بیٹی کی شادی کے لیے اس نے جو رقم رکھی ہے وہ زمانے کے تقاضوں کے لحاظ سے بہت ہی ناکافی ہے۔ زید کا ایک لڑکا بھی ملازم ہے وہ ابھی نیا نیا کام پر لگا ہے، وہ بھی والد صاحب کا ہاتھ نہیں بٹا سکتا۔ کیا زید ان حالات میں شادی میں زکوٰۃ کی رقم لے سکتا ہے اور جو زکوٰۃ ادا کر رہا ہے اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

ج: جو رقم اس نے شادی کے لیے جمع کر رکھی ہے اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتا، اس کی تدبیر یہ ہو سکتی ہے کہ وہ بقدر ضرورت کسی سے قرض لے کر شادی کر دے، اور پھر اس کا قرض ادا کرنے کے لیے اس کو زکوٰۃ دے دی جائے۔

عورتوں کا بال کٹوانا

رضیہ سلطانہ کراچی

س: میرے سر کے بال نیچے سروں سے بہت خراب ہو گئے ہیں ان کی نوکیں پھٹ گئی ہیں اور دو، دو بلکہ اکثر بالوں کے تو تین تین منہ بن گئے ہیں اسی وجہ سے گو بال بڑھتے تو ہیں مگر کمزور ہونے کی بنا پر جب کنگھی کرتی ہوں تو بہت بال گرتے ہیں میں نے اپنی دوستوں سے پوچھا تو ان سب نے نیچے سے تقریباً تین انچ بال کٹوانے کا مشورہ دیا۔ مگر میں نے سنا ہے کہ عورتوں کو بالغ ہونے کے بعد بال نہیں کٹوانا چاہئیں آپ یہ بتائیں کہ میں دو تین انچ بال کٹوا لوں واضح کر دوں کہ مجھے بال کٹوانے کا کوئی شوق نہیں۔ میں صرف بالوں کے خراب ہونے کا علاج کرنا چاہتی ہوں۔

ج: عورتوں کا بال کٹوانا مکروہ ہے اگر اس کے ذریعے علاج ہو سکتا ہے تو علاج کے لیے جائز ہے کہ ایک بار کاٹ لیں۔

رشتہ کا مسئلہ

غلام مصطفیٰ نعمانیہ

س: میری پہلی بیوی مرحومہ سے ایک لڑکی اور دو لڑکے ہیں۔ چھوٹا لڑکا معذور ہے، دوسری بیوی جو زندہ ہے اس سے دو لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک کی شادی ہو چکی ہے اور دوسری کی ہونے والی ہے۔ میرا ایک مکان اور کچھ رقم ہے۔ اس کی تقسیم کس طرح ہو گی اور معذور لڑکے کے لیے بھی مشورہ عنایت فرمائیں تو بہت ممنون ہوں گا۔ پہلی بیوی مرحومہ کی لڑکی اور ایک لڑکے کی شادی ہو چکی ہے۔

ج: اگر یہ وارث آپ کے بعد تک رہیں تو وراثت آٹھ حصوں پر تقسیم ہو گی ایک بیوی کا، دو دو لڑکوں کے، اور ایک ایک تینوں لڑکیوں کا۔

معذور لڑکے کا حصہ کسی کاروبار کمپنی میں (جو حلال ذریعے سے کام کرتی ہو اور شریعت کے مطابق تقسیم کرتی ہو) میں جمع کرا دیا۔ جس کے منافع سے اس کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں۔ اور اس کے بھائی کو اس کا کفیل مقرر کر دیا جائے۔

معذور لڑکے کی مصلحت کے لیے آپ اس کے حصہ سے زیادہ رقم بھی اپنی زندگی میں اس کو دے سکتے ہیں۔

اقوالِ زریں

بنت جمیل حسن نورانی بھنگ صدر

۱ خدا کے دشمنوں سے الفت کرنا خدا سے دشمنی کرنا ہے۔
۲ جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے
۳ ظالموں کو معاف کرنا مظلوم پر ظلم ہے

نونہالان ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلباء و طالبات کا صفحہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیزیں

مفعولے احمد اعوان ..... بھکر

جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں دودھ بہت پسند تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سبزیوں میں سے کدو بہت پسند فرماتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روغنیات میں زیتون کا روغن بہت پسند تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رنگوں میں سفید اور سبز رنگ پسند تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے۔

معلومات

عصمت اللہ متعلم ہائی سکول برنولی یانولی

(۱) گھڑی سب سے پہلے خلیفہ ہارون الرشید کے عہد میں تیار ہوئی۔

(۲) شہر بغداد کی بنیاد خلیفہ المنصور نے رکھی تھی۔

(۳) قرآن شریف میں سورہ کوثر واحد سورہ ہے جس میں نام نہیں۔

(۴) صابن حضرت سلیمان کی ایجاد ہے۔

(۵) پہلی کشتی حضرت نوحؑ نے بنائی۔

(۶) قرآن مجید کی واحد سورہ اخلاص ہے جس میں صرف ایک زبر آئی ہے۔

(۷) ن کا حرف قرآن پاک میں ۹۱۹۰ بار آیا ہے۔

(۸) گندھک اور شورے کا تیزاب سب سے پہلے عربوں نے بنایا تھا۔

چھوٹا قد

حافظ عبدالرزاق ستر نگ

امیر المومنین حضرت عمرؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا کہ حضور فلاں شخص نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ لہذا میری حق رسی فرمائیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے فرمایا۔ جا بھاگ جا۔ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ چھوٹے قد کے آدمی کسی سے دھوکا نہیں کھاتے کیونکہ تو بھی چھوٹے قد کا ہے۔ اس لئے تو ہرگز کسی سے دھوکا نہیں کھا سکتا۔ اس آدمی نے دست بستہ عرض کیا نبی کریمؐ کا فرمان سر آنکھوں پر اور حضور کا ارشاد بجا لیکن حضور جس شخص نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ وہ مجھ سے بھی چھوٹے قد کا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ مسکرائے۔ اور جانبین کے درمیان مناسب فیصلہ کر دیا۔

اقوال زریں

مرسلہ محمد شریف بہتو — ٹنڈو غلام علی سندھ

● جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

● مت رکھو امید کسی سے مگر اپنے رب سے اور مت ڈرو

حضرت عمرؓ کا اپنی بیوی کو مشک تولنے سے انکار

محمد عارف — مانسہرہ

حضرت عمرؓ کی خدمت میں ایک مرتبہ کہیں سے مشک آیا ارشاد فرمایا کوئی اس کو تول کر مسلمانوں میں تقسیم کر دیتا آپ کی اہلیہ حضرت عاتکہؓ نے عرض کیا میں تول دوں گی آپ نے یہ سن کر سکوت فرمایا فرمایا کوئی اس کو تول دیتا تاکہ میں تقسیم کر دیتا آپ کی اہلیہ نے پھر بھی عرض کیا آپؓ نے سکوت فرمایا تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ تو اس کو اپنے ہاتھ سے ترازو کے پلڑے میں رکھے اور پھر ان ہاتھوں کو اپنے بدن پر پھیرے اور اتنی مقدار کی زیادتی مجھے حاصل ہو۔

پورا باغ خیرات کر دیا

میرزا طاہرہ — سرگودھا

حضرت ابو طلحہؓ ایک مرتبہ باغ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک پرندہ اڑا۔ اور چونکہ باغ گنجان تھا اس لئے اس کو جلدی سے باہر جانے کا راستہ نہ ملا کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف اڑتا رہا۔ اور باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرتا رہا۔ ان کی نگاہ اس پر پڑی اور اس منظر کی وجہ سے خیال ادھر لگ گیا اور نگاہ اس پرندے کے ساتھ پھرتی رہی۔ دفعتاً نماز کا خیال آیا تو سہو ہو گیا کہ کون سی رکعت ہے۔ بہت افسوس ہوا کہ اس باغ کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی کہ نماز میں بھول ہوئی۔ فوراً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور پورا قصہ پیش کر کے درخواست کی کہ اس باغ کی وجہ سے مصیبت پیش آئی اس لئے میں اس کو اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔

چھٹے انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ ۱۹۸۸ء کے نتائج کا اعلان۔

دنیا بھر سے موصول ہونیوالے ساڑھے چھ سو مضامین میں سے لاہور نے پہلی اور تیسری پوزیشن حاصل کرلی۔

محمد متین خالد ننکانہ صاحب۔

عالم اسلام کو جن فتنوں نے شدید نقصان پہنچایا ان میں فتنۂ قادیانیت سرفہرست ہے قادیانیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کا نام ہے۔ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ یہ فتنہ جو بقول علامہ اقبال اسلام اور ملت دونوں کا غدار ہے اور نہایت ہی خطرناک اور مہلک فتنہ ہے اس کے کفریہ عقائد وعزائم اور اس فتنہ کے بانی کے اصل روپ سے عوام الناس اور بالخصوص نوجوان نسل آشنا نہیں ہے خدائے وحدہ لاشریک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ذات بابرکات نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو یہ توفیق بخشی کہ وہ اپنے آقائے نامدار شافع یوم قرار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ کی کامل نبوت کا تحفظ امت مسلمہ کے اکابرین کی سنت پر چلتے ہوئے کریں اور قادیانیت کے مکروہ چہرہ سے نقاب اٹھاکر اس کا اصل چہرہ عوام الناس کو دکھا سکیں۔

فتنۂ قادیانیت اپنی زندگی کے آخری سانس لے رہا ہے اور جلد ہی اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والا ہے قادیانی ذریۃ البغایا مارچ ۱۹۸۹ء میں آنجہانی مرزا قادیانی جہنم مکانی کی جھوٹی نبوت کا اکھنڈ پاٹ منانے کیلئے بے قرار تھی۔ اِدھر اکابرین مجلس نے ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کا سال قرار دیا۔ اس لئے اس سال امت محمدیہ کا ہر فرد اپنی پوری توانائیوں کو بروئے کار لاکر اس جہاد میں شامل ہو کر فتنۂ قادیانیت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔ یہ گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بھی اب اس جہاد کا ایک حصہ ہے۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام چھٹا انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ بعنوان ”فتنۂ قادیانیت کا خاتمہ کیوں اور کس طرح ممکن ہے“ منعقد ہوا جس میں دنیا بھر سے ساڑھے چھ سو مضامین موصول ہوئے جو آج تک پاکستان میں ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی میں ریکارڈ تعداد ہے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہدایت پر تین صاحبان فہم وفراست، قابل، محنتی اور اس موضوع پر دسترس رکھنے والے مناظر اسلام ججز صاحبان کا تقرر ہوا۔ معزز ججز صاحبان نے ہر مقالہ کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھا۔ دلائل عقلی ونقلی، مرزائیوں کی کتب کے حوالہ جات، طرز بیان، ترتیب موضوع،

○ اوّل انعام ——— سید منظور الحسن شاہ ——— لاہور
○ دوئم انعام ——— سید شبیر حسین شاہ ——— اسلام آباد
○ سوئم انعام ——— ابن خلیق محمد علاؤ الدین ——— لاہور

اوّل، دوم اور سوم آنے والے خوش نصیبوں کو بالترتیب گولڈ میڈل، سلور میڈل اور کانسی میڈل پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ ان ہر تین حضرات کو خصوصی سند، قیمتی کتابوں کا سیٹ اور چھ ماہ کے لئے ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ہفت روزہ لولاک فیصل آباد جاری کر دیا گیا ہے۔

قیمتی کتابوں کے خصوصی انعامات حاصل کرنیوالے حضرات

○ سعید الرحمٰن ثاقب ——— ترمن الراجی
○ قاری اورنگزیب ——— بحالی مانسہرہ
○ شہزاد نصیر قریشی ——— ڈھولنوال
○ تبسم افشاں ——— سرگانی لیہ
○ عبدالغفور عاجز ——— لاہور
○ غلام مصطفےٰ بلوچ ——— پنجگور مکران
○ محمد ابوبکر مصطفوی ——— شیخوپورہ
○ محمد یٰسین خان طاہر ——— کوٹری
○ عزیز الرحمٰن صدیقی ——— لاہور
○ شاہد جاوید ملک ——— لاہور
○ عبدالحمید سکنہ سلہٹ ——— ایبٹ آباد

Self Production اور خوشخطی کا خیال رکھتے ہوئے علیحدہ علیحدہ نمبر دیئے اور ان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مندرجہ ذیل خوش نصیب اُمیدواروں نے بالترتیب پوزیشنیں حاصل کیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کامیاب اُمیدواروں کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہے مزید براں مجلس ہذا ان سب حضرات کو عقیدۂ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے بارے میں لٹریچر بھجوا رہی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس تمام لٹریچر کا مطالعہ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت (جس کی بخشش کے لئے وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے تھے) کو پکار رہے ہیں کہ اے میرے شمع رسالت کے پروانو! آج مرزائی فتنہ قرآن مجید اور میری احادیث میں تحریفیں کر رہا ہے۔ اُٹھو! اور آپس کے تمام اختلافات کو بھلا کر میری نبوت کا تحفظ کرو۔ مرزائیوں کی تمام کوششوں کو ناکام بنا دو۔ اگر مجھ سے محبت ہے تو میرے دشمن مرزائیوں کا مکمل سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کرو، قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کروں گا۔

معزز بہن بھائیو!

اگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں پناہ لینا چاہتے ہیں۔ قبر اور قیامت کی ہولناک گھڑیوں میں شافع محشر کی شفاعت چاہتے ہیں تو آیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) میں شامل ہو جایئے۔ اپنے محلہ میں ختم نبوت کا دفتر قائم کریں۔ تنظیم بنا کر مرکزی دفتر سے رابطہ فرمائیں۔ مرکزی مجلس آپ کو ہر قسم کا لٹریچر فراہم کرے گی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد آپ کو ہی کرنا ہے یہ آپ پر فرض ہے اور آپ ہی اسے پورا کریں گے۔ اپنے محلہ میں، شہر میں، دفتر میں مرزائیوں کی مذموم کوششوں کے آگے بند باندھیں، ان کی باطل سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں شعائر اسلامی کی حفاظت کریں، مرزائیوں کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ متعلقہ لٹریچر خود پڑھیں اور اپنے دوستوں، عزیز و اقارب کو بھی پڑھائیں، مزید لٹریچر کی ضرورت ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ترجمان دو پرچے ختم نبوت اور لولاک ہر ہفتہ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتے ہیں جن میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حیات عیسٰی علیہ السلام، قادیانیت کا پوسٹ مارٹم، جماعتی سرگرمیوں پر خصوصی رپورٹیں اور دیگر اسلامی مضامین شامل ہوتے ہیں آپ سے درخواست ہے کہ اپنے بجٹ کو کم کر کے ان پرچوں کی اشاعت میں مدد فرمائیں اور ان پرچوں کے مستقل خریدار بنیں۔ نیز آپ کے پاس اگر ردِ قادیانیت، مرزا غلام احمد قادیانی یا اس کے کسی چیلے کی کوئی کتاب موجود ہو اور آپ دینا چاہتے ہوں تو آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کا پارسل بنا کر مجلس ہذا کو بھیج دیں آپ کو مطلوبہ قیمت فوراً ادا کر دی جائے گی۔

نفاذِ اسلام کے لئے

جدّوجہد جاری رکھیں گے

جامعہ اسلامیہ دو والی روڈ لاڑکانہ کے مہتمم مولانا علی محمد حقانی نے کہا ہے کہ پاکستان حاصل کرنے کا مطلب اسلام کی عمرانی، سماجی، سیاسی اور معاشی تعلیمات کا ایک بے مثال گہوارہ اور پوری انسانیت کے لئے روشنی کا مینار بنانا تھا۔ لیکن آج ہم نے من حیث القوم اپنے اس عہد سے انحراف کیا ہے انہوں نے کہا کہ باطل قوتوں کی تباہی اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دینا چاہیئے۔

ضروری وضاحت

شیطان رشدی اور مرزا قادیانی کی تصویروں کے ساتھ سُرخ رنگ کی تحریر میں طبع شدہ ایک اشتہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے چھاپ کر تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جس میں مذکورہ بالا دونوں دشمنانِ اسلام کو مرتد زندیق اور واجب القتل لکھا گیا ہے یہاں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ وہ اشتہار نہ مجلس نے شائع کیا اور نہ ہی مجلس کی طرف سے تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک رشدی اور مرزا قادیانی کے مرتد اور واجب القتل ہونے کے مسئلہ کا تعلق ہے اس سے اختلاف نہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا موقف بھی یہی ہے کہ شیطان رشدی، مرزا قادیانی اور اس کی ذریت بلاشک وشبہ مرتد و زندیق ہے۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

سرگودھا میں دینی ختم نبوت کنونشن

- سرگودھا کا ایک قدم اور آگے۔ تعلیمی اداروں میں ختم نبوت سٹوڈنٹس سوسائٹی کا قیام۔
- کامرس کالج کے طلبہ نے شیزان لے جانے والی گاڑی کا گھیراؤ کرلیا۔
- حکومت کی قادیانیت نوازی پر مولانا اکرم طوفانی کی زیر قیادت احتجاجی جلوس۔

● سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) شبان ختم نبوۃ و عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سرگودھا کے زیر اہتمام شہر کے دس اہم مقامات پر ختم نبوۃ کنونشن منعقد ہوئے کنونشنز سے خطاب کرتے ہوئے مجاہد ختم نبوۃ مولانا محمد اکرم طوفانی، صوفی جمال دین فانی اور شیخ منظور حسن رزانی نے کہا کہ ہم ختم نبوۃ کے منکروں کو ایک بار پھر کہتے ہیں کہ وہ راہ راست پر آجائیں ورنہ جہنم کی آگ تمہارا انتظار کر رہی ہے کنونشنز میں موجودہ حکومت کی قادیانی نوازش کا سختی سے نوٹس لیا گیا۔

● گورنمنٹ کالج آف کامرس سرگودھا کے اسٹوڈنٹس ختم نبوت اور جمعیت طلبائے اسلام کے کارکنوں نے اپنے کالج کے سامنے سے گزرنے والی امین گاڑی کو گھیرے میں لے لیا جو قادیانیوں کے مشروب شیزان کو لے کر جا رہی تھی۔ طلبانے گاڑی کے ڈرائیور اور مالک کو ہدایت کی کہ آئندہ قادیانیوں کے مشروب کو کالج کے سامنے سے لے کر نہ گزرے۔ طلبانے سرگودھا کے تمام تعلیمی اداروں سکولوں اور کالجوں سے شیزان کے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا اس سلسلہ میں مختلف کالجوں سے تعلق رکھنے والے طلبا تنظیموں کے عہدیداران نے شیزان کے بائیکاٹ کا عہد کیا

● گزشتہ روز شبان ختم نبوۃ سرگودھا کے مجاہدوں نے قادیانیوں کی بربریت بھری ملک دشمن سرگرمیوں الفضل کے ڈیکلریشن اور نسیم ناصر بابان کی اقوام متحدہ میں تقرری کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا جلوس کی قیادت مولانا محمد اکرم طوفانی نے کی جلوس کا جذبہ دیکھ کر سرگودھا کے قادیانیوں نے اپنے کاروبار بند کر دیئے، مولانا محمد اکرم طوفانی، جمال دین، حبیب اللہ بلوچ، ملک محمد اصغر، عبدالرزاق نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی ملک دشمن اور اسلام دشمن سرگرمیوں کا فی الفور نوٹس لیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کو فوراً دائمی سزا دی جائے۔

●●

ارتدادی سرگرمیوں میں ملوث قادیانی اہلکاروں کا تبادلہ کیا جائے۔

گورنمنٹ ٹیکنالوجی کالج فیصل آباد کے طلبہ کا اجلاس۔

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام طلبا کا اجلاس گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی فیصل آباد منعقد ہوا جس میں کالج ہذا میں الحادیت اور قادیانیت کی تبلیغ کو روکنے کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا گیا کیونکہ کالج ہذا کے سات اہلکار قادیانی ہیں جو کہ کھلم کھلا ملک میں تخریب کاری اور ارتداد میں سرگرم ہیں کیونکہ ان کی ارتدادی سرگرمیوں کا اڈہ کالج کا ہاسٹل بنا ہوا ہے پرنسپل نے اپنی کرسی کے تحفظ کے لئے ان کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور یہ اساتذہ طلبا ختم نبوت کے محافظوں کو مختلف طریقوں سے تنگ کر رہے ہیں کبھی ان کی حاضریاں کم کر دیتے ہیں اور کبھی سیشنل نمبر روک لیتے ہیں لہذا ہم محکمہ تعلیم کے اعلیٰ احکام سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ ان اہلکاروں کے خلاف فوری کارروائی کرتے ہوئے یہاں سے تبادلہ کریں بصورت دیگر حالات کی ذمہ داری متعلقہ محکمہ پر ہوگی۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے نمائندہ

کو پریس کلب کا صدر منتخب ہونے پر مبارکباد

علی پور چٹھہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ کے صدر علامہ محمد سعید نقشبندی، جنرل سیکرٹری مولانا محمد اقبال نعمانی اور شہر کی دیگر مذہبی و سماجی تنظیموں کے افراد نے اپنے ایک بیان میں ہفت روزہ ختم نبوت کے نمائندے ذوالفقار احمد طاہر کو پریس کلب علی پور چٹھہ کا صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دی ہے

اسلامی فکر کی طالب تنظیمیں ختم نبوت

یونیورسٹیوں میں کردار ادا کریں

جمعیت طلباء اسلام پاکستان نے منصب ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ختم نبوت برانچ فورس قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں ملک بھر کی تمام مکاتب فکر کی طلبا تنظیمیں تحفظ ختم نبوت کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گی یہ بات جمعیت طلباء اسلام ضلع اٹک کے ناظم نشرواشاعت سید صبغت اللہ شاہ نے ایک بیان میں کہی۔ ختم نبوت کی کارکنان کا صوبائی سطح پر مجلس شوریٰ کے رکن محمد نیاز احمد بنگلانی اور ذوالفقار علی، ایم مجتبیٰ، سید حفیظ اللہ شاہ، عطاء الحسن، بلجو اور حبیب اللہ، نیاز احمد انصاری کو صوبائی عاملہ میں شامل کیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ اسلامی جمعیت طلبہ، انجمن طلباء اسلام، جمعیت طلباء عربیہ، جمعیت طلباء اہل حدیث اور طلباء کی دیگر اسلامی تنظیمیں اس مشترکہ پلیٹ فارم پر کردار ادا کریں۔

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی عہدیداروں کا انتخاب

صاحبزادہ سلمان منیر صدر، اور محمد ممتاز اعوان جنرل سیکرٹری منتخب کر لیے گئے۔

لاہور (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کی مرکزی جنرل کونسل کا انتخابی اجلاس دفتر ختم نبوت لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں یوتھ فورس کی مرکزی مجلس عاملہ کے انیس عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مرکزی صدر صاحبزادہ سلمان منیر کونسلر (سیالکوٹ) سینئر نائب صدر غلام مرتضےٰ ربانی (کشمیر) نائب صدر عبید الرحمٰن قریشی (اوکاڑہ) انور یعقوب کھوسہ (جیکب آباد) خالد محمود خان (مردان) جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان (بہاولپور) ڈپٹی جنرل سیکرٹری فخر الاسلام فیصل (اٹک) سیکرٹری دوئم نیاز احمد بگلانی (سکھر) سیکرٹری اطلاعات حافظ محمود الحسن (اسلام آباد) ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات اے ایس اعوان (لاہور) ڈپٹی رابطہ سیکرٹری حکیم محمد احمد آفاقی (حیدر آباد) فنانس سیکرٹری سعید زکی (گوجرانوالہ) سالار شہباز دھلوی (لاہور) مرکزی مبلغ اللہ وسایا قاسم (خانیوال) منتخب کئے گئے۔ اجلاس میں مرکزی مجلس شوریٰ کے اکتالیس ارکین بھی نامزد کئے گئے جس کے مطابق مذکورہ بالا چودہ عہدیداروں سمیت اے ظہیر ہاشمی اور خالد محمود ٹیپو (لاہور) افتخار احمد فخر (قصور) طارق محمود رضوی (گوجرانوالہ) مولانا عبدالکریم ندیم (خانپور) مولانا عبدالشکور قاسمی (کراچی) شیخ محمد سفیر (سمبڑیال سیالکوٹ) ایم شفیق چوہدری (راولپنڈی) کو مرکزی مجلس شوریٰ کا رکن بنا دیا گیا جبکہ صوبہ بلوچستان سمیت ملک کے دیگر بڑے شہروں و دیگر علاقوں کو مرکز میں نمائندگی دینے کے لئے ایک مرکزی نائب صدر، تین سیکرٹریوں اور رابطہ سیکرٹری کے عہدے خالی چھوڑ دیئے گئے اور اسی طرح مرکزی مجلس شوریٰ کے چودہ ارکین کے لئے بھی جگہ خالی رکھی گئی ہے جو کہ مرکزی صدر اور جنرل سیکرٹری اپنے صوابدید پر نمائندگی نہ ملنے والے علاقوں کے افراد کو نامزد کریں گے۔

مجرم قادیانیوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے ورنہ یوتھ فورس تحریک چلائے گی

ساہیوال (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے صوبائی سیکرٹری جنرل نیاز احمد بگلانی نے کہا ہے کہ سکھر اور ساہیوال کیسوں کے سزا یافتہ قادیانی مجرموں کو کتاب اللہ کر مظلوم وفاتی دادرسی کی جائے وہ یہاں ساہیوال کے پریس کلب میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کے سزا یافتہ مجرم قاتل قادیانیوں کی سزائے موت کو معاف کرنا غنڈہ عناصر قادیانیوں کو کھلی چھٹی دینے کے مترادف ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم اور صدر مملکت سے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں اور الفضل کو بند کر کے قانونی تقاضے پورے کریں بصورت دیگر فدایان ختم نبوت، ختم نبوت یوتھ فورس کے زیر اہتمام تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔

سندھ سے قادیانی چیف سیکرٹری کو الگ کیا جائے

سندھ کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ انوار العلوم باجوکورسی میں ایک روزہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت مدرسہ ہذا کے معلم مولانا محمد رحیم نے کی جبکہ مہمان خصوصی ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے سیکرٹری جنرل مجاہد نیاز احمد بگلانی تھے کانفرنس سے مولانا خلیل الرحمٰن مولانا بشیر احمد اور مولانا مفتی عبدالحق نے خطاب کیا دوسری نشست کی صدارت مولانا سعید احمد نے کی جب کہ مقررین میں ختم نبوت یوتھ فورس سندھ کے سیکرٹری جنرل مجاہد نیاز احمد بگلانی، مولانا عبدالرزاق میکھو، مولانا عبدالرحمٰن ہکڑو، مولانا محمد علی لاشاری، مولانا محمد مراد ابڑو

باقی صفحہ (۲۵) پر

قادیانیوں کی ووٹر لسٹس اور قومی شناختی کارڈ الگ رنگوں میں مرتب کیے جائیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آزاد جموں وکشمیر کا مطالبہ۔

میرپور (نمائندہ خصوصی) حافظ مہر دین صدر مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور نے کہا ہے کہ آزاد جموں وکشمیر میں مرزائیوں نے اپنے قومی شناختی کارڈ مسلم کی حیثیت سے حاصل کیے ہوئے ہیں اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیاں جاری ہیں چونکہ ابھی تک امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء یہاں پر صحیح طریقہ سے نافذ نہیں کیا گیا اور اب تک جتنے بھی مرزائی آزاد کشمیر میں آباد ہیں ان کی ووٹر لسٹیں مسلم ووٹروں کے ساتھ شامل ہیں جو کہ سراسر غیر قانونی اقدام ہے حالانکہ حکومت آزاد جموں وکشمیر نے ۱۹۷۳ء میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا مقام افسوس ہے کہ خود آزاد جموں وکشمیر کی حکومت نے اس پر کوئی عمل درآمد نہیں کیا عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے یہ لوگ قانون کے باغی بن چکے ہیں اس کے علاوہ بھاری تعداد میں مرزائی سرکاری محکموں میں ملازم ہیں چونکہ قومی شناختی کارڈ علیحدہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی پہچان مشکل ہے لہٰذا ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ

حکومت ان کے لئے مخصوص قومی شناختی کارڈ جاری کرے اب جبکہ ۱۹۹۰ قریب آرہا ہے اس لئے حکومت از سرنو ووٹر لسٹیں تیار کرے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرح پورے آزاد و جموں کشمیر میں مرزائی ووٹروں کی ووٹر لسٹیں الگ مرتب کر کے شائع کی جائیں۔

کنری کے تمام علماء کرام اور ختم نبوت یوتھ فورس کا مشترکہ احتجاجی جلسہ

مدینہ مسجد کنری میں مولانا محب اللہ کی زیر صدارت کنری کے تمام علماء کرام اور ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں کا ایک مشترکہ احتجاجی اجلاس منعقد ہوا مسجد کے امام جناب حضرت مولانا خالد سعید نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور یوتھ فورس کے مطالبات فوری طور پر منظور کئے جائیں اجلاس سے دیگر علماء کرام اور نوجوانوں کے علاوہ جناب عبدالغفار رسول نے بھی خطاب کیا اور یوتھ فورس کے صدر محمد [illegible] نے ختم نبوت یوتھ فورس کے مطالبات پیش کئے ۱۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے مینار اور محراب ختم کئے جائیں ۲۔ قادیانیوں کی دکانوں سے مکانوں اور عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ محفوظ کیا جائے

ڈیرہ مراد جمالی میں ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کے زیر اہتمام ۱۷، مارچ کو ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس مدرسہ تاج العلوم نئی محلہ ڈیرہ مراد جمالی میں منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا عبدالستار صاحب بگرانی نے فرمائی مرکزی مسجد ربوہ کے خطیب فاتح ربوہ حضرت مولانا خدا بخش مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مہمان خصوصی تھے انہوں نے قادیانیت کا آپریشن کرتے ہوئے پرجوش انداز سے وعدہ لیا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔ کانفرنس سے مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا اللہ وسایا ڈیروی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا

اور مولانا محمد صدیق شامل تھے۔ مقررین نے اپنے اپنے خطابات میں ردّ قادیانیت اور سندھ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر اظہار خیال کیا۔ کانفرنس میں علاقے کے ہر طبقہ اور مکتبہ فکر کے لوگوں نے شرکت کی بعد ازاں ایم کیو ایم کے ایک سرگرم رکن ایم سلیم احمد سیال نے ایک قرارداد پیش کی کہ سندھ میں قادیانی چیف سیکرٹری کو برطرف کیا جائے اور تمام کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے جسے حاضرین نے اپنی بھرپور تائید کے ساتھ منظور کیا

بقیہ حقیقی رخ

میں قادیانیوں نے پاکستانیوں کے اس عظیم نقصان پر بھرپور خوشی کا اظہار کیا۔ رقص کیا اور مٹھائیاں بانٹیں مرزا طاہر کے چیلنج کے جواب میں علماء اسلام اور خصوصاً جناب حافظ بشیر احمد مصری کی طرف سے چیلنج منظور کرنے اور بار بار یاد دہانی کرانے کے باوجود مرزا طاہر کا مباہلہ کی اصطلاح استعمال کرنا اور پھر مباہلہ کے معانی و مطلب اور مقصد و مفہوم سے ہٹ جانا اور خود کو سامنے نہ لانا ـــــ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ یہ درحقیقت مباہلہ نہ تھا بلکہ یہ وہ کچھ تھا جو مرزا طاہر نے کر دکھایا۔

بقیہ رمضان المبارک

مانگ تو اپنے منہ سے جو مانگتا ہے غرضیکہ اتنا مانگے گا جتنی دنیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تجھے دس گنا زیادہ دے دیا۔ یہ ادنیٰ ہو گا۔ نہایت چھوٹے درجے کے جنتی کا اور بڑے جنتیوں کا تو کیا کہنا جب پل صراط سے گذریں گے۔ تو پل صراط پر پولیس ہو گی ایک پولیس ٹکٹ کلمے کا دیکھے گی، ٹکٹ ہو گا تو آگے جانے دیں گے ورنہ وہیں کٹ کر گر جائے گا۔ دوسری پولیس نماز کا ٹکٹ دیکھے گی، سب چیزیں دیکھیں گے۔ کامل مومن ہوا کی طرح سے وہاں سے گذریں گے تو بچے گا کہ پل صراط تو دیکھ لیں یہ کیا ہے۔ وہ مومن پل صراط کو دیکھنے کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ دوزخ پکار اٹھے گی اسکو زبان ہو گی جز یا مومن فان نورک یطفی ناری۔ اے مومن جلدی یہاں سے چلا جا، کھڑا نہ ہو کیونکہ تیرا نور میری نار کو بجھا رہا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرما دے۔ آمین۔

تعمیر مسجد میں حصہ لیجئے

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن شکر گڑھ۔ قطب زماں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں قائم ہے اور ایک عرصے سے دین متین کی خدمت کے فرائض انجام دے رہا ہے، زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور عطیہ سے مالی امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور یہی مسجد زیر تعمیر ہے اس میں بھی حصہ لیکر جنت میں محل بنائیں۔

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن بخاری چوک شکر گڑھ کا اکاؤنٹ ۶۸۵ ہے نیشنل بنک مین بازار شکر گڑھ کا۔

مہتمم: مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن بخاری چوک شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

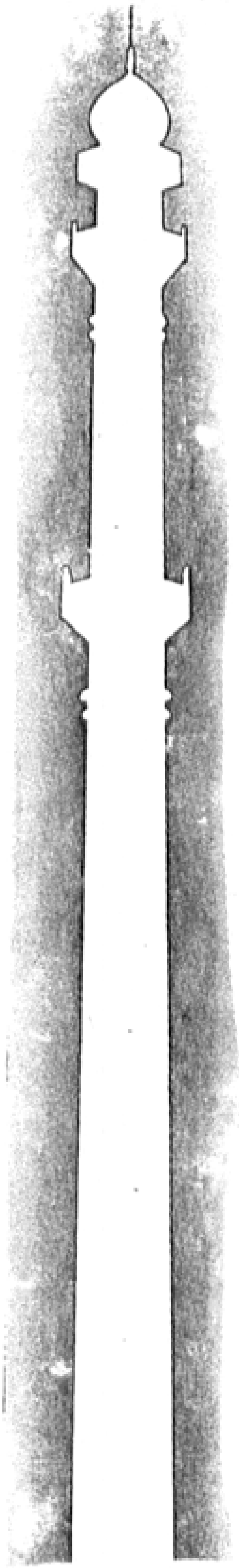

رمضان المبارک میں
کھانے پینے کے معمولات اور
سونے جاگنے کے اوقات
میں تبدیلی نظامِ ہضم کو
متاثر کر سکتی ہے۔

سحر و افطار کے وقت نئی کارمینا کا باقاعدہ استعمال
نظامِ ہضم کو منظم اور درست رکھتا ہے۔

نئی کارمینا
ہمیشہ گھر میں رکھیئے

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

آدابِ اخلاق
صداقت، روحِ پاکیزگی ہے

Adarts-CAR-2/88

عشقِ رسول ﷺ کا تقاضا

شیزان کا بائیکاٹ کیجئے

شیزان گستاخانِ رسول قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے، اسکی آمدنی کا ایک کثیر حصہ ربوہ جاتا ہے، مسلمان اپنی کم علمی کی بناء پر اسکی مصنوعات خرید کر کم از کم بیس ۲۰ پیسے فی روپیہ "ربوہ فنڈ" میں جمع کرواکر اپنے آقا خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دینِ اسلام، قرآن اور پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں لہٰذا اس کی تمام تر مصنوعات کا بائیکاٹ ہر عاشقِ رسول ﷺ کا فرض ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر: ۷۱۱۶۷۱

معیاری زیورات خریدتے وقت

حسین سنز جیولرز

کا نام ضرور یاد رکھیں

حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

521809 - 521491

ختم نبوت زندہ باد

ھوالشافی

مطب صدیقی

تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-165

تحفظ ختم نبوت کا سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے

منصوبے اور پروگرام

اپیل

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولنا خان محمد مدظلہ کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں. مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے یہ سال تحفظ ختم نبوت کے سال کے طور پر منایا جارہا ہے اس مناسبت سے امسال عربی اردو اور انگریزی میں لٹریچر، اشتہارات اور ہینڈ بلوں کی اشاعت پر دس لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تشکیل ہیں۔ لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کردیا گیا ہے جہاں چار سال سے عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے اور ہمہ وقتی علماء و مبلغ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہیں علاوہ ازیں دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں۔

اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمات اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکواۃ) صدقہ فطر اور دیگر صدقات وعطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ۔ والسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

منجانب

(فقیر) خان محمد

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون : ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی - فون : ۷۱۱۹۷۱